وصالِ احمدیؒ

حضرت مجددِ الفِ ثانی قدس سرہٗ کے آخری ایامِ مبارک

بقلم

مولانا بدرالدین سرہندیؒ خلیفہ حضرتِ مجددِ علیہ الرحمۃ

مکتبہ نعمانیہ

اقبال روڈ ○ سیالکوٹ

Marfat.com

اَللّٰہُ یَجْتَبِیْٓ اِلَیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَیَھْدِیْٓ اِلَیْہِ مَنْ یُّنِیْبُ

امامِ ربّانی مجدّدِ الفِ ثانی رحمۃُ اللہ علیہ

کے آخری ایام کے حالات اور کرامات کا مستند مجموعہ

وصالِ احمدی

فارسی ——— اُردو

مصنّفہ

علامہ شیخ بدرُ الدّین سرہندی رحمۃ اللہ علیہ خلیفۂ امام ربانی علیہ الرحمہ

ناشر

اسلامی کتب خانہ اقبال روڈ سیالکوٹ

قیمت :- ۲ روپے

Marfat.com

عرضِ ناشر

زیرِ نظر کتاب تین رسائل کا مجموعہ ہے۔ پہلا رسالہ وصالِ احمدی ایک عارفِ کامل اور اپنے وقت کے عظیم مصنف حضرت علامہ شیخ بدر الدین سرہندی رحمۃ اللہ کی تصنیف ہے۔

اس میں امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی کے آخری ایام کے اکثر حالات و واقعات آپ کے صاحبزدگان کے بیان کردہ ہیں اور باقی مصنف کے اپنے چشم دید ہیں دائیں جانب اصل فارسی ہے اور بائیں طرف اس کا اُردو ترجمہ۔

دُوسرا رسالہ "شجرہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ" ہے اس میں سید کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے لے کر مترجم کے پیر ومرشد تک سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے بزرگوں کے مختصر حالات، ولادت اور وصال کی تاریخیں اور جائے مزارات درج ہیں۔ یہ بڑی اہم تاریخی دستاویز ہے۔

تیسرا رسالہ "نسب نامہ مجددیہ" ہے۔ یہ ایک منظوم نسب نامہ ہے جو اشرف المخلوقات حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر ناظم علیہ الرحمۃ نے اپنے شیخ مولانا محمد ولی النبی رحمۃ اللہ علیہ تک نظم کیا ہے گویا یہ موتیوں کا ایک ہار ہے۔

آخری دونوں مجموعے وصالِ احمدی کے مترجم حضرت مولانا محمد اعزاز الدین احمد صدیقی نقشبندی مجددی علیہ الرحمۃ کے مرتب کردہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے ہمارے فائدہ کے لیے اس ذکرِ خیر کو جمع فرمایا۔

یہ نسخہ عرصہ سے نایاب تھا، برادرانِ طریقت کے لیے ایک نادر تحفہ ہے۔ اسلامی کتب خانہ اپنی اشاعت کی ابتدا اسی سے کر رہا ہے۔ دُعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے مقبولوں کے صدقہ اس تذکرہ کو مقبول فرمائے اور ہمیں اہل اللہ کی کتابیں شائع کرنے اور تمام لوگوں کو ان سے استفادہ کرنے کی توفیق بخشے۔

احقر محمد اکرم مجددی

۹ شوال ۱۳۹۶ھ سیالکوٹ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی جعل الموت جسرا الوصل
الحبیب الی الحبیب واظهر فی ارتحال اولیاٗ
کل امر عجیب وغریب وابرز بوارق
الخوارق فی سحائب ایادی الاولیاء
واشراق شموس الکرامات فی مشارق
ایدی الاحیاء والصلوة والسلام علی
من اعجز الخلائق بالمعجزات وظهر
معجزاته فی الاولیاء بصور الکرامات
وعلی آله واصحابه واتباعه
اجمعین

امابعد کمترین خاکساران آستانه اولیاٗ
وکهترین نیازمندان ورثه انبیا فقیر بدرالدین
ابن شیخ ابراهیم النقشبندی الاحمدی شهیر بالسهرندی
موطناً می نماید که بعضے اعزه اصحاب ایشان از حضرت
درخواست کرد که کلمه چند دربیان بعضے خوارق
وکرامات حضرت قطب الاقطاب وغوث الاوتاد
اعلم الزمان واکمل الوقت مجدد الملة محدث الامة
شیخنا وامامنا شیخ الاسلام والمسلمین الشیخ احمد الفاروقی
قدسنا الله سبحانه بسره الاقدس که تکمیل اصول

جمیع حمد و ثنا اُس ذات پاک کو زیبا ہے جسنے موت کو پُل گردانا
اسلئے کہ دوست دوست کیطرف پہنچ جائے۔ اور
اپنے دوستوں کی کوچ فرمانیمیں بہت سی عجیب و غریب
امور کو ہویدا فرمایا۔ اور دوستونکی ہاتوں کے بادلوں سے
ہزارہا بجلیاں کرامت کی چمکادیں۔ اور اُنکی ہاتونکے
مشرق سے صدہا آفتاب کرامت کو دکھادیئے۔ اور
درود و سلام اُس فخر انام پر ہو کہ جسنے معجزات سے
خلائق کو عاجز بنایا۔ اور اولیائے کرام میں اپنے
اعجاز کو بصورت کرامت ظاہر فرمایا۔ اور اُنکی اولاد
واصحاب اور جملہ متبعین پر درود و سلام ہو۔
اسکے بعد فقیر حقیر خاکسار آستانہ اولیائے کرام
اور کمترین و نیازمند ورثہ انبیائے عظام شیخ بدرالدین
پسر شیخ ابراہیم نقشبندی احمدی کا باشندہ سہرند کا
ظاہر کرتا ہے۔ کہ بعض اصحاب حضرت قدس سرہ
نے اس حقیر سے درخواست کی کہ چند کلمہ بیان
بعض خوارق اور کرامتیں حضرت قطب الاقطاب
اور غوث الاوتاد اعلم الزمان اکمل الوقت مجدد الملۃ
محدث الامۃ شیخنا و امامنا شیخ الاسلام والمسلمین
حضرت شیخ احمد فاروقی قدسنا اللہ سبحانہ بسرہ الاقدس کی

Marfat.com

پیش از ارتحال از قبیل بار تحال خود و تعیین سال
و ایام انتقال خود و ما یقارنه از آنحضرت بظهور رسیده
اند در قید تحریر آرد و کراماتے که بعد وصال
ایشاں ظاہر گشته بنویسد۔ اجابةً للمسئول
سعادت مندی دریں معنے دانسته اقدام نمود۔
و ہر چه در وقت تحریر یاد آمد در قید کتابت آورد
و ایں رساله را وصال احمدی نام نهاد و بالله العصمة
والتوفیق۔ بدانند که حضرت ایشاں قدس سره الاقدس
در ماه شعبان سنه یکہزار سی و سوم خلوت
گزیدند۔ و انزوا اختیار نمودند۔ و موضعی جدا
از حویلی متعین کردند و بغیر از نماز جمعه از انجا بیروں
نمی آمدند و وقت صلوٰة خمس در خلوت خانه ادا
میکردند۔ که چند کس معدود از یاران بجهت جماعت
درون میرفتند و بعد از اتمام نماز بسرعت رجوع
میکردند تا نفس تحته الا ما شاء الله سبحانه مواظبت
بر خلوت بوده اند و دوام انزوا داشتند و از خلق
بکلی بریده بودند و از صحبت تمامی قطع کرده۔
حضرت مخدوم زادگی عارف ربانی صاحب
اسرار السبحانی شیخ محمد سعید و شیخ محمد
معصوم سلمهما ربهما نقل کردند که عصمت پناه
حضرت والده میفرمایند۔ که شب برات بود

جو کہ رحلت فرمانے سے پہلے یا بعد کو ظہور میں آئے
ہیں اور جو کہ آنحضرت قدس سرہ نے از روئے
پیشین گوئی کے اپنی انتقال کے سال اور ایام کی
خبر دی ہے وہ احاطہ تحریر میں لا۔ لہذا انکی سوال
کی اجابت کو اپنی سعادت مندی جان کر اس
معنی پر پیش قدمی کی۔ اور جو کچھ وقت تحریر کے
یاد آیا قلم کے حوالہ کیا۔ اور اس رسالہ کا
وصال احمدی نام رکھا۔ اور اب اللہ تعالے
سے عصمت اور توفیق کا طالب ہوں۔ معلوم ہو کہ
حضرت قدس سرہ الاقدس ماہ شعبان سنہ یکہزار
تینتیس ہجری ۱۰۳۳ میں گوشہ نشین اور خلوت گزیں ہوے
اور ایک خاص جگہ اپنی مکانمیں مقرر فرمائی۔ کہ بجز
ادا کرنے نماز جمعہ کے اس جگہ سی باہر تشریف فرما
نہیں ہوتے تھے۔ بلکہ نماز پنجگانہ بھی خلوت خانہ میں
مع چند یاران طریقت کے ادا فرماتی تھے۔ اور وہ لوگ
بفور تمام ہونے نماز کے باہر چلے آتے تھے۔ الغرض
دم واپسین تک یہی گوشہ نشینی اور خلوت گزینی
اور خلق سے انقطاع کلی اور صحبت سے دوری رہی
میری مخدوم زادہ عارف ربانی صاحب اسرار سبحانی
حضرات شیخ محمد سعید و شیخ محمد معصوم سلمہما ربہما
حضرت عصمت پناہ اپنی والدہ ماجدہ سے

Marfat.com

وحضرت ایشاں در خلوتخانہ احیاء لیل میکردند۔ ناگاہ
بعد دو پاس شب اندرون آمدند و من بر سر مصلے
نشستہ بودم و تسبیح میخواندم و از ایشاں پرسیدم
کہ شما نماز تہجد گذاردہ اید۔ فرمودند کہ ہنوز نگذاردہ ام
چوں ملالتے در خود یافتم بخاطر رسید کہ یکے
دراز بکشم بعد ازاں بہ تہجد برخیزم لحظہ خواب
کردند بعد ازاں برخواستند و آب وضو طلبیدند
وضو میساختند۔ کہ از زبان من برآمد کہ امشب خدا
داند تا نام کرا از ورق ہستی محو کردہ باشند
و نام کرا ثابت داشتہ۔ فرمودند کہ تو بنا بر
شک و تردد میگوئی۔ چہ باشد حال کسیکہ
می بیند و می داند کہ نام او از صحیفہ وجود محو کردہ اند
و اشارہ بخود مینمودند۔ و نیز ہر دو مخدوم زادہ سلمہا
ربہا از عصمت پناہ نقل کردند کہ من از حضرت
ایشاں قدس سرہ الاقدس پرسیدم کہ شما این
ہمہ انقطاع و اتزوا از خلق و این ہمہ بے تعلقی
و بے رغبتی بالعیال و اطفال چرا اختیار کردہ اید
فرمودند کہ حقیقت آنست کہ من درین نزدیکی
خواہم مرد۔ و ایام وفات من بسیار
قریب است و کسیکہ چنیں احساس نماید او را
می باید کہ خود را بزور بر عبادت اندازد

نقل کرتے ہیں۔ کہ وہ فرماتی تھیں کہ شب برات
کو حضرت قدس سرہ خلوتخانہ میں شب بیداری فرما رہے
تھے۔ کہ یکایک دو پہر رات گذر رہی ہوگی کہ اندر مکان کے
تشریف لائے۔ اور میں مصلے پر بیٹھی ہوئی تسبیح پڑھ
رہی تھی دریافت کیا میں نے کہ آپ نے نماز تہجد ادا کرلی فرمایا
ابھی نہیں۔ چونکہ میں اپنے میں کسیقدر سستی پاتا ہوں
اسلئے دل میرا چاہتا ہے کہ قدرے آرام کرکے واسطے
تہجد کے اٹھوں۔ بعد اسکے ایک لحظہ خواب استراحت
فرماکر اٹھے۔ اور پانی طلب کرکے وضو کیا میری
زبان سے نکلا خدا جانے آج کی رات کسکا نام ورق
ہستی سے مٹا دیا گیا ہوگا۔ اور کسکا لکھا گیا ہوگا۔
ارشاد ہوا کہ تم از روئے شک و تردد کے کہتی ہو
کیا حال ہوگا اس شخص کا جو جانتا اور دیکھتا ہے
کہ نام اسکا مٹا دیا گیا۔ انمیں اشارہ اپنی جانب
تہا۔ اور بھی دونوں مخدوم زادہ سلمہا ربہا حضرت
عصمت پناہ سے نقل کرتی ہیں کہ میں نے حضرت قدس سرہ الاقدس
سے دریافت کیا کہ آپنے اسقدر اہل و عیال سے
بے رغبتی اور خلق سے بے تعلقی کس لئے اختیار
فرمائی ہے۔ ارشاد ہوا کہ زمانہ میری انتقال کا
بہت ہی نزدیک اور نہایت ہی قریب ہے۔
پس جس آدمی کو ایسا معلوم ہو اسکو زیادہ لائق ہے

Marfat.com

وا ز تسبیح و استغفار و درود و تلاوت و ذکر یک لحظه
غافل نباشند و از غیر حق بکلیه قطع کنند۔ آنکه بغفلت بگذارد
شما ہم مرا بجناب خدا بگذارید۔ و نیز ہر دو مخدوم زادہ
از عصمت پناہ نقل کردند که قبل مرض از حضرت
ایشان قدس سرہ پرسیدیم که آثار یاس از حیلوة
و سر انجام ارتحال در شما ہویدا است و اشتیاق
رفیق اعلیٰ پیدا است۔ پس اینهمه تصدق و خیرات
که دافع بلیات است از چیست در جواب این مصرعہ
ہندی خواندند۔ مصرع

آج ملاوا کنت سیوں سکھی سب دیہوں وار

آنحضرت ایشان درین مدت انفاق بیش از بیش
میکردند۔

چنانچہ خیرات سراً و علانیۃ لیلاً و نہاراً
بجا می آوردند۔ و نیز ہر دو مخدوم زادہ ہا از عصمت پناہ
نقل کردند۔ که روزی در ایوانی که میگذرانند
تکیہ زدہ بودند۔ فرمودند که درین سرما درین
خانہ خواب نخواہم کرد۔ عرض کردند که مگر
در خانہ که برائے خلوت درست کردہ اید آنجا
خواب میکنید۔ فرمودند آنجا نیز نہ گفتند که پس کجا
خواب خواہید کرد۔ فرمودند ازین جاہا ہیچ خانہ نیست
تا خود بخود حقیقت ظاہر خواہد شد۔ اتفاقاً در آمد۔ سرا زعالم

کہ انکو نہ ور عبادت میں مشغول کریں۔ اور تسبیح و استغفار
اور درود اور تلاوت قرآن مجید و ذکر وغیرہ سے
ایکدم غافل نہو۔ اور غیر حق سے بالکل علیحدگی اختیار
کریں۔ پس میں چاہتا ہوں کہ تم سب بھی مجھکو خدا پر
چھوڑ دو۔ اور بھی دونوں مخدوم زادہ عصمت پناہ سے
نقل کرتی ہیں کہ میں نے پہلے بیماری حضرت قدس سرہ الاقدس
سے دریافت کیا کہ آپ میں نشانی نا امیدی زندگی کی
اور سامان کوچ کا ظاہر ہے۔ اور شوق ملاقات
رفیق اعلیٰ باہر۔ پس اسقدر خیرات کہ دافع بلا ہے
کس لئے کرتے ہیں۔ جسکے جواب میں یہ مصرع ہندی پڑھا

مصرع آج ملاوا کنت سیوں سکھی سب دیہوں وار۔

یعنی اگر ملجاوے وہ یار تو جان و مال سب نثار کردوں
الغرض حضرت قدس سرہ نے اس مدت میں
ظاہر و پوشیدہ دن اور رات بہت کچھ خیرات
و مبرات کی۔ اور بھی دونوں مخدوم زادہ حضرت
عصمت پناہ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک روز حضرت
قدس سرہ اس مکان میں کہ جسمیں بود و باش آپکا تھا
تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے۔ فرمایا کہ ابکی موسمی جاڑے میں
اس مکان میں نہیں سوؤنگا۔ لوگوں نے عرض کیا
شاید اس مکان میں جو کہ خلوت کے واسطے درست فرمایا ہے
قیام فرمائینگے۔ ارشاد ہوا اس جگہ بھی نہیں۔

Marfat.com

رفتند و نیز هر دو مخدوم زاده نقل کردند که در سنه
یکهزار و بست و چهارم که عمر ایشان دراں
سنه پنجاه و سه سال بود - میفرمودند که عمر
خود را از شصت سال متجاوز نمی بینم
و آں قضاء مبرم مشهود میشود و در سنه ۱۰۳۲ یکهزار
و سی و دوم در اجمیر مخدوم زادها قلمی فرمودند
که در عوض اجازت نامه دنیا اجازت نامه آخرت داده اند
و ایام عمر نزدیک است و وصایا یک یک
قلمی فرمودند - اگر ذوق تفصیل این سخن باشد
بمکتوبات آں حضرت قدس سره رجوع نمایند
و وقتے مخدوم زادها بملازمت آنحضرت
قدس سره باجمیر رسیدند با ایشان خلوت
کردند - و فرمودند که مرا با جهان و جهانیان
ارتباطے نمانده است - مرا می باید گذاشت
ایشان بسیار اضطراب کردند -
فرمودند که سنت الله از قدیم شده آمده
اضطراب نباید کرد -
و در سنه یکهزار و سی و سوم پیش از ارتحال خود بشش
ماه کتابتے بمقرب آنحضرت خاقانیه
صادق خان بتقریب سفارش حاجتمندے
نگارش فرموده بودند فقیر دراں وقت پیش آنحضرت قدس سره

پھر خادم زادوں نے عرض کی کہ پھر کہاں رونق افروز ہونگا
ارشاد کیا ان مکانوں میں سے کسی میں نہیں کیونکہ خود بخود گیا
ظاہر ہوتا ہے - اتفاقاً موسم سرمائی آ نزدیک اس عالم
فانی سے بعالم جاودانی رحلت فرمائے ہوئے اور یہ بھی مخدوم زادے
نقل کرتے ہیں کہ سنہ ایکہزار چوبیس ہجری میں اسوقت
عمر آپکی ترپن سال کی تھی - فرمایا کہ ساٹھ سال سے زیادہ
اپنی عمر کو نہیں دیکھتا ہوں - اور یہ بات قضاء مبرم سے
ظاہر ہوتی ہے - اور سنہ ایکہزار بتیس ہجری میں اجمیر شریف سے
دونوں مخدوم زادوں کو تحریر فرمایا کہ زمانہ تمامی عمر کا نزدیک آگیا
اسلئے کہ اجازت نامہ دنیا کے عوض آخرت کا اجازت نامہ آپکو ہوا
اور وصیت بھی ایک ایک ارقام فرمائی جو کہ مفصل مکتوبات شریف میں
مرقوم ہے جس وقت کہ دونوں مخدوم زادے اجمیر شریف میں
آنحضرت قدس سرہ الاقدس کی ملازمت میں حاضر ہوئے
آپنے تنہائی فرما کر ارشاد کیا کہ مجکو جہان و جہانیوں سے
کچھ بھی تعلق نہیں رہا اب مجکو چھوڑ دینا چاہئے -
یہ سنکر صاحبزادوں کو سخت پریشانی ہوئی - فرمایا کہ
طریقہ اللہ تعالیٰ کا ہمیشہ سے چلا آیا ہے اسکی وجہ سے پریشانی نہ
ہونا چاہئے - اور سنہ ۱۰۳۳ ایکہزار تیتیس ہجری میں رحلت فرمانے سے
چھ مہینے پیشتر ایک حاجتمند کی سفارش میں ایک خط
مقرب حضرت خاقانیہ صادق خاں کو
تحریر فرمارہے تھے اسوقت میں یہ فقیر بھی آنحضرت قدس سرہ

Marfat.com

ایستادہ بود و مگس میراند و ایشاں می نوشتند
وفقیر مطالعہ نوشتہ میکرد نوشتہ بودند کہ معلوم شریف شدہ باشد
کہ بادشاہ فقیر را رخصت مطلق فرمودند از آں وقت
خلوت و انزوا اختیار کردہ است و بعنایۃ اللہ سبحانہ
اوقات بجمعیت میگذراند۔ چوں دریں شہر ہر سال
وبا مے افتد معلوم نمیشود کہ دریں سال حیات وفا کند
امید کہ خشنود باشند۔

چوں خلوت ایشاں شش ہفت ماہ کم و بیش کشید
ایشاں را عارضہ ضیق النفس کہ ہر سال مرض معتاد
ایشاں بود پیدا شد و تپ ہم ہمراہ و بگمان من آں روز
ہفدہم ذی الحجہ بود۔ و آں مرض از سالہائے دیگر
در کمال غلبہ ازدیاد بودہ و مخلصاں را از حصول
صحت یاسے شدہ۔

روزی بعارف ربانی مخدوم زادہ حضرت شیخ محمد سعید سلمہ
ربہ فرمودند۔ کہ امشب حضرت غوث الثقلین
قدس سرہ را در واقعہ دیدم۔ و در بارۂ من
انواع عنایات و اشفاق میفرمایند۔
و زبان مبارک خود در زبان من انداختہ فرمودند
کہ مردم در معنی شعر ما اَفَلَتْ شُمُوسُ
الْاَوَّلِیْنَ وَ شَمْسُنَا اَبَداً
عَلٰی اُفُقِ الْعُلٰی لَا تَغْرُبُ

خدمت اقدس میں حاضر تھا اور مگس رانی کر رہا تھا
اور آنکی تحریر کو دیکھتا جاتا تھا لکھا تھا معلوم شریف
ہوئی کہ جب سے بادشاہ نے فقیر کو رخصت مطلق دیا ہے
اسی وقت سے تنہائی اختیار کی ہے۔ بعنایۃ اللہ
سبحانہ اوقات جمعیت سے گذرتے ہیں کیونکہ اس شہر
میں ہر سال وبا ہوتی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ اس سال میں زندگی وفا کرے باقی خوش رہو
جبکہ زمانہ تنہائی کا چھ سات مہینے کو پہونچا
عارضہ ضیق النفس کا جو کہ ہر سال آنحضرت قدس
سرہ الاقدس کو ہوا کرتا تھا مع بخار کے لاحق ہوا
میرے خیال میں وہ دن سترہویں ذی الحجہ کا
تھا۔ شدائد امراض کے بہ نسبت گذشتہ سالوں کے
زیادہ تر تھے۔ مخلصوں کو صحت سے مایوسی ہوئی
نقل ہے کہ ایکروز عارف ربانی میری مخدوم زادہ
حضرت شیخ محمد سعید سلمہ ربہ سے فرمایا کہ آج کی رات
حضرت غوث الثقلین قدس سرہ کو میں نے خواب میں دیکھا
نہایت مہربانی اور عنایت میرے حال پر فرماتے ہیں
اور اپنی زبانِ مبارک کو میرے منہ میں ڈالکر
فرماتے ہیں کہ میری اس شعر اَفَلَتْ شُمُوسُ
الْاَوَّلِیْنَ وَ شَمْسُنَا اَبَداً عَلٰی
اُفُقِ الْعُلٰی لَا تَغْرُبُ ؀

Marfat.com

وقول قَدَمِی هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ
وَلِیِّ اللّٰهِ حیران‌اند حل آن بنویسید ترا
ازین ضعف صحت است و دران ضعف شوق
لقاء حق بر ایشان بسیار غالب آمده بود و از کمال
شوق گریه بر ایشان متوالی شده و همیشه کلمه اَللّٰهُمَّ
اَلرَّفِیْقُ الْاَعْلٰی رطب اللسان می بودند و میفرمودند
که اگر طبیب بگوید که مرض تو علاج پذیر نیست مژده دهد
شکر الله تعالی اتفاق کنم بعد عارف ربانی
مخدوم زادگی حضرت شیخ محمد سعید سلمه الله ربه
عرض کردند که حضرت سلامت چرا بر ما این همه
بی شفقتی و نامهربانی می فرمایند۔ فرمودند که خدا عز و جل
از شما احب است ان شاء الله تعالی شفقت
و اعانت بعد رحلت زیاده از حال حیات کرده
خواهد شد که اینجا علایق بشری در بعضی اوقات
مانع اعانت و توجه است و بعد موت تجرد
و فراغ است و نیز از حضرت مخدوم زاده منقول است
که ضعف ایشان در شب ها بشدت می بود
و اکثر بی آرام و بیقرار می ساخت و چون در شب
تخفیفی در ان ضعف می رفت حسرت و افسوس
بر فقدان شب اند و حسن شبینه که ایشان را اعین راحت
و لذات بود میکردند و میفرمودند نسبتی که در هجوم آلام

اور اس قول میں قَدَمِی هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ
وَلِیِّ اللّٰهِ کے میں آدمی حیران ہیں حل اسکا لکھو
اس ضعف سے تمکو صحت حاصل ہوگی۔
چونکہ اس ضعف میں شوق ملاقات حق کا آنحضرت پر بہت
غالب تھا کہ بسبب کمال شوق کے گریہ زاری جاری
ہوا حتی کہ اس کلمے کے ساتھ دم بدم رطب اللسان
تھے۔ اَللّٰهُمَّ الرَّفِیْقُ الْاَعْلٰی۔
اور فرماتے تھے کہ اگر کوئی طبیب کہے کہ تمہاری بیماری
کا علاج نہیں ہے تو سو روپیہ راہ خدا میں دوں
بعد اسکے عارف ربانی میرے مخدوم زادہ حضرت
شیخ محمد سعید سلمہ ربہ نے عرض کیا کہ حضرت
سلامت اسقدر نامہربانی اور بے شفقتی ہم پر کیوں
ہے۔ ارشاد ہوا کہ اللہ تعالی تمسے زیادہ دوست ہے
انشاء اللہ بعد رحلت کے زندگی کی حالت کی
نسبت زیادہ تر مہربانی اور اعانت کیجاوے گی
اسلئے کہ تعلق بشری بعض وقتوں میں اعانت اور
توجہ کے مانع ہے اور بعد انتقال کے
چونکہ فراغت اور تجرد ہے کوئی مانع نہیں
اور بھی میرے مخدوم زادہ سے منقول ہے کہ حضرت
قدس سرہ کو رات میں زیادہ تر ضعف ہوتا تھا
یہانتک کہ بیقرار کر دیتا تھا اور دن میں کم

ردمی آرد و حلاوتی کہ در عین مرارت و سختی میدید
معاملہ عافیت آن نسبت ندارد کہ آن نسبت با محنت
در شیوا الحکم بشارت غوث الاعظم قدس سرہٗ
فرصتے و تخفیفے دراں ضعف رفت و اطبا و دوستاں را
بنوید صحت ایشاں مسرور ساختند۔ آنحضرت
محزون گشتند و فرمودند سبحان اللہ تعالی
آں معاملات کہ در حین یاس و نا امیدی و درد
مندی مشاہدہ میکردم دریں وقت
وجہ صحت ہمہ مستور گشت۔ اما چوں حضرت
ایشاں را ہمیشہ موجب کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِی شَأْنٍ
آناً فاناً معاملات جدا و نسبتہا تازہ رو میداد
و بمقتضاے ہر مقام محکوم حکمے میشدند۔
فقدان ہیچ چیز در حق ایشاں باعث
غرامت نبود۔
کہ خلیل را با خلیل نار بوستاں بحیات است
و بتاریخ دوازدہم محرم سنہ ۱۰۳۴ یکہزار سی چہار
گفتہ بودند۔ کہ مرا فرمودند کہ میان چہل و پنجاہ
روز مقبر تو خواہد شد۔
و مستمعاں را گماں آں شدہ بود کہ سبب
وصال ایشاں ہمیں ضعف باشد۔ چوں
ضعف بدنگر و رو صحت آمد و در بحدیکہ برائے نماز مسجد آمدند

رات کی سختی کے کم ہوجانے سے حسرت و افسوس
کرتے تھے۔ اسواسطے کہ وہ تکلیف و بے آرامی کی گھڑی
عین راحت و لذت تھی۔ اور فرماتے تھے جو لطف
اور حلاوت سختی کی حالت میں حاصل ہوتی ہے
وہ راحت و عافیت میں ہرگز نہیں ملتی۔
حاصل کلام یہ کہ بموجب بشارت دینے حضرت
غوث الاعظم قدس سرہ کی حضرت کو صحت
حاصل ہوئی۔ اور ضعف جاتا رہا۔ طبیبوں اور دوستوں
کو یہ خبر خوشی کی سنائی۔ آنحضرت قدس سرہ نے
فرمایا سبحان اللہ جو معاملات کہ حالت
مایوسی اور دردمندی میں حاصل تھے۔ وہ سب
صحت کے سبب سے پوشیدہ ہو گئے۔ چونکہ آنحضرت
قدس سرہ کو ہمیشہ بموجب کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِی شَأْنٍ
آناً فاناً معاملات جداگانہ و کیفیات روزانہ ترقی
پر رہتی تھیں اسواسطے کسی چیز کا جانا آپکے حق میں موجب نقصان
کا نہ تھا۔ کہ دوست کو دوست کے ساتھ آگ و باغ برابر ہے
اور میرے مخدوم زادہ فرماتے ہیں کہ بارہویں تاریخ محرم سنہ ۱۰۳۴
ایکہزار چونتیس میں مجھ سے فرمایا کہ چالیس اور پچاس
کے درمیان میں مقبرہ ہوگا۔ سننے والوں کو گمان ہوا کہ شاید
اسی ضعف میں آپکا وصال ہوگا کیونکہ ضعف دو
بصحت آیا۔ یہانتک کہ آپ واسطے نماز کے مسجد میں

Marfat.com

غالباً یک ہفتہ بمسجد نماز گزاردہ باشند و
بنوعے عافیت نصیب شاں گشت کہ مستمعاں
را ازاں واقعہ کہ فرمودہ بودند کہ درمیان
چہل و پنجاہ روز مرا باید گذشت۔
ذہولے طاری شد و آں شہود را بر واقعہ
حمل نمودند۔ و تاویلات و تعبیرات کردہ
تسلی خاطر خود میکردند۔

اما آنحضرت از روزِ حصول آں خطاب تعداد
ایام میکردند و منتظر نوید وصال میبودند۔
چنانچہ در شب پنجشنبہ بست و دوم صفر در
محضر اصحاب فرمودند کہ امروز ازاں معاملہ چہلم
روز است تا دریں دہ روز چہ شود۔

مخدوم زادگی حضرت شیخ محمد معصوم سلمہ ربہ
نقل کردند کہ دریں ایام صحت فرمودند کہ ہر کمالے
کہ حصول آں در حق بشر متصور است
و ممکن الحصول بطفیل آں سرور علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والسلام
مرا نصیبے ازاں حاصل گشت۔ مخدوم زادگی میفرمودند
کہ ازیں سخن خاطر من بسیار پریشان شد کہ ایں سخن بآیۂ کریمہ
اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ
نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا
می ماند مگر ایشاں از عالم خواہند برد۔ ازیں خطرہ

جاتی اور نماز باجماعت ادا فرماتے۔ اسی طرح ایک
ہفتہ گذر گیا۔ لوگوں کے خیال سے وہ فرمانا
چالیس اور پچاس کا جاتا رہا۔ اسکو اور واقعات پر
حمل کرتے تھے۔ تعبیرات اور تاویلات سے اپنے
دلوں کو اطمینان اور تسلی دیتے تھے۔

لیکن آنحضرت قدس سرہ الاقدس وصال کے دیکھنے
منتظر تھے۔ اور ملاقات کے دنوں کو گنتی رہتے تھے
چنانچہ جمعرات کی رات بائیسویں صفر کو خدام سے
فرمایا۔ کہ آج کا دن اُس معاملہ کا چالیسواں دن
ہے۔ دیکھئے اِن دس دنوں میں کیا ہوتا ہے۔

اور یہی مخدوم زادہ حضرت شیخ محمد معصوم سلمہ ربہ
نقل کرتے ہیں کہ انہیں ایام صحت میں آنحضرت
نے فرمایا جو کمال کہ انسانوں کے واسطے مخصوص اور ممکن
الحصول ہیں بطفیل جناب رسالتمآب صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے مجھکو اُس سے حصہ حاصل ہوا
مخدوم زادہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ اس بات کے
سُننے سے میرا دل سخت پریشان ہوا۔
اور سمجھا ہیں کہ بمقتضائے آیہ کریمہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ
لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ
وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا
شاید اِس عالم سے کوچ فرمائینگے۔ بلکہ اِس خطرہ سے

Marfat.com

بسیار وحشت و تفرقہ کشیدم و روز پنجشنبہ
بست و سوم صفر وقت عصر قباہا بصوفیاں قسمت
میکردند۔ و درآں وقت فرجی تنہا پوشیدہ
بودند و درتہ قباے فرجی قباے دیگر بسبیل
معتاد نبود سردی دریافتہ تپ گرفت و باز
صاحب فراش شدند۔

وعارف ربانی مخدوم زادگی حضرت شیخ محمد معصوم
سلمہ ربہ نقل کردند کہ آنحضرت دریں شب وقت تہجد
برخاستند و وضو ساختند۔ و نماز تہجد ایستادہ
گذاشتند۔ و فرمودند کہ ایں آخریں تہجد ماست
بخاطر فقیر می آید کہ بعد از بیماری صحت یافتہ باز
بیمار شدن و از عالم رفتن گویا درینمعنی نیز اتباع آنسرور
کائنات علیہ وآلہ الصلوۃ والسلام نصیب ایشاں
شد۔ زیرا کہ آنسرور علیہ الصلوۃ والسلام نیز از
مرض صحت یافتہ بودند۔ بفاصلہ قلیلہ باز بیمار
شدہ اند و درآں بیماری از عالم رفتہ۔

وعارف ربانی مخدوم زادگی شیخ محمد سعید و
وشیخ محمد معصوم سلمہما ربہما نقل کردند کہ دریں
ضعف بہ حافظ عبدالرشید فرمودند کہ دو
روپیہ را انگشت محبت متنقل بیار۔

بہت کچھ صدمہ و پریشانی کھینچا میں نے۔ یہانتک کہ
جمعرات کے دن تیئیسویں تاریخ صفر کو وقت عصر کے
قبائیں صوفیوں کو تقسیم فرماتے تھے۔ اُسوقت
آپ فقط فرجی پہنے ہوئے تھے جیسی کہ حضرت
حسب عادت نیچے قبا کے فرجی بھی تھے بلکہ اُسوقت
قبا نتھی۔ سردی کی وجہ سے بخار آگیا اور آپ لیٹ گئے

میرے مخدوم زادہ عارف ربانی حضرت شیخ محمد معصوم
سلمہ ربہ نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت اُس رات وقت
تہجد کے اُٹھے اور وضو کرکے نماز تہجد کھڑے
ہوکر پڑہی۔ اور فرمایا کہ یہ آخری تہجد ہمارا ہے
بعد سُننے اِس بات کے میرے دلمیں آیا کہ بیماری سے
صحت پاکر پھر بیمار ہونا گویا اِس عالم سے رحلت فرمانا
اصلی کہ اسمیں بھی پیروی جناب سرور عالم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی ہے۔ وہ بھی آنحضرت قدس سرہ
کو نصیب ہوئی۔ چونکہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
بھی اسیطرح پہلے سے صحت پاکر چند روز بعد پھر بیمار
ہوکر اِس عالم سے رحلت فرما ہوگئے۔

میرے مخدوم زادہ عارف ربانی حضرت خواجہ
شیخ محمد سعید اور خواجہ شیخ محمد معصوم سلمہما ربہما
نقل کرتے ہیں کہ اِسی حالت ضعف میں حافظ
عبدالرشید سے فرمایا کہ دو روپیہ کے کو بطور واسطے

Marfat.com

بعد ازاں فرمودند کہ یک و نیم روپیہ را بیارند کہ علیحدہ
در دل بگوید کہ فرصت کجاست کہ انگشت دو روپیہ
سوختہ شود۔ شیخ حبیب خادم عرض کرد کہ حضرت سلامت
چوں ایام سرما است بکار خواہد آمد۔
فرمودند کہ ملا حبیب طول امل دارد وقت کجاست
اما چنیں کنند۔ چوں انگشت آوردند۔ انگشت
یک روپیہ برائے خود جدا کردند۔ و فرمودند کہ اینقدر
برائے ما کفایت خواہد کرد۔
باقی باندروں دادند۔ و آں انگشت کہ برائے
خود جدا کردہ بودند۔ در ساعت وصال ایشاں
با تمام رسید و دیگر انگشت نماند۔ دریں مرض افاضہ علوم و معارف
بر آنحضرت زیادہ تر از حال صحت بودہ۔
و مخدوم زادہائے عالی منزلت در منصہ ظہور
می آوردند۔ روزے بیان معارف و حقائق
میکردند۔ و بسیار سرگرم بودند چوں بمقتضائے
ضعف ایں ہم تکلم نبود۔ حضرت مخدوم زادگی
حضرت شیخ محمد سعید سلمہ ربہ عرض کردند کہ حضرت
سلامت ضعف شما تحمل اینہمہ کلام نمیکند۔
معارف آنا وقت صحت توقف کنید۔ فرمودند
کہ وقت کجاست و فرصت کرا شاید کہ وقت
دیگر زبان یاری نکند و حضرت ایشاں دریں ضعف

انگیٹھی کے لاؤ۔ بعد اسکے ارشاد ہوا کہ ایک ہی روپیہ کے
لاؤ۔ اسواسطے کہ کوئی واعظ دل میں کہتا ہے کہ اسقدر
فرصت کہاں ہے۔ جو دو روپیہ کے کوئلے جلاؤ۔ بس
شیخ حبیب خادم نے عرض کی حضرت سلامت ! ایام
سردی کا ہے کام آئینگے۔ اسپر فرمایا کہ ملا حبیب
اسقدر درازی وقت اور زندگی کی امید کہاں
مگر ایسا ہی کرو۔ جبکہ سب کوئلہ آگئے۔ انمیں سے ایک روپیہ کے
کو جدا فرمایا کہ اسقدر ہمارے واسطے کافی ہیں
اور باقی ایک روپیہ کے زنان خانہ میں بھجوا دیئے۔
انکے واسطے جو ایک روپیہ کے جدا کئے تھے وہ وصال کے
وقت تک ختم ہو گئے۔ اس حالت مرض میں صحت
کی حالت سے زیادہ تر علوم اور معارف آنحضرت سے
ظاہر ہوئے کہ دونوں مخدوم زادہ عالی منزلت انکو
ظاہر و ہویدا کیا۔ ایک روز معارف اور حقائق کے
بیان میں ایسے سرگرم تھے کہ ضعف اور ناتوانی کے
سبب سے طاقت گویائی کی نہ رہی۔ مخدوم زادہ
حضرت شیخ محمد سعید سلمہ نے عرض کی کہ حضرت سلامت
ضعف آپکو بہت ہو گیا ہے۔ بیان معارف کو
صحت کے وقت تک توقف کیجئے۔ ارشاد ہوا کہ
آئندہ وقت کہاں ہے۔ اور فرصت کسکو ہے۔
شاید دوسرے وقت زبان یاری نہ کرے۔ باوجود اس ضعف

ہمہ نمازہا را بے جماعت نگذارند الا ماشاء اللہ تعالیٰ و قومہ و جلسہ نماز ترک نفرمودند۔ و ادعیہ و اوراد بر سبیل معتاد میخواندند۔ و ہیچ دقیقہ از دقائق شریعت و ہیچ ادبے از آداب اعمال فروگذاشت نکردند۔

و سہو در رعایت جزئیات دقیقہ ملت بیضا از حال صحت تفاوت نبودہ۔

و در آخر شب سہ شنبہ کہ روز وصال ایشان بود۔ فرمودند اصبح لیل اشتیاق بوصال حق جل و علی بایں عبارت گفتند۔ و اشارت بہ تعیین روز وصال کردند۔ و بخدمہ حضور کہ بجا آوری ایشان میکردند۔ دراں شب فرمودند کہ شما بسیار محنت کشیدید۔ ہمیں محنت امشب است و آخرہا ضعف استغراق و فرفتگی بر ایشان غالب شدہ بود۔

دراں وقت عارف ربانی مخدوم زادگی حضرت شیخ محمد سعید سلمہ بہ عرض کردند کہ حضرت سلامت است این غیبت شما از استغراق ست یا از خواب فرمودند کہ از استغراق ست بعضے معاملات و حقائق درمیان ست۔

توجہ میکنم تا مکشوف شود۔ و با تمام رسد

اور نماز تو انکی کوئی نماز آنحضرت قدس سرہ کی بدون جماعت کی نہ پڑھی۔ الا ماشاء اللہ جیسا کہ چاہیئے قومہ اور جلسہ ادا فرماتے تھے۔ بلکہ دعا اور وظیفہ مقرر تھا سب ادا فرماتے تھے۔ اور کوئی دقیقہ دقائق شریعت سے اور کوئی آداب اعمال سے ترک نفرمایا۔ اصلاً سہو حالت صحت سے کسی جزئیات شریعت میں کسی طرح کا فرق نہوا۔ آخر رات منگل ہی کہ دن وصال آنحضرت قدس سرہ کا تھا۔ فرمایا اصبح لیل یعنی صبح ہوئی رات اشتیاق وصال حق جل و علی ہی ساتھ اس عبارت بالا کے گویا ہوئے اور روز وصال کا مقرر فرمایا۔ جو خدام بیمارداری اور خدمتگذاری کے واسطے حضور میں حاضر تھے اُنسے اُس رات میں فرمایا کہ تمنے بہت محنت اوٹھائی اب یہی رات محنت کی ہے۔ اِسکے بعد بسبب ضعف کے استغراق اور بیہوشی آپ پر طاری ہوئی۔ اُسوقت عارف ربانی میرے مخدوم زادہ حضرت شیخ محمد سعید سلمہ ربہ نے عرض کی کہ حضرت سلامت یہ غیبت آپکو استغراق سی ہے یا خواب سی۔

ارشاد ہوا کہ استغراق سے ہی بعض معاملات اور حقائق درپیش ہیں۔ اسلئے توجہ کرتا ہوں

Marfat.com

وآں معاملات را بایشاں بیان نفرمودند
وآں معارف از غوامض اسرار بوده و اکثر اوقات
درین مرض وصایا میفرمودند و تحریص بمتابعت
سنت سنیہ و التزام ملت رضیہ میکردند و میفرمودند
کہ شریعت را بدندان خود خواہید گرفت۔
و نیز فرمودند کہ اَلنَّصِیحَۃُ ھِیَ الدِّینُ
صاحب شریعت ہیچ دقیقہ را از دقائق
نصیح فرو نگذاشتہ۔
و نیز فرمودند کہ تجہیز و تکفین من رعایت اتباع
نبوی عَلٰی مَصْدَرِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
رعایت حدود شرعیہ بجا خواہید آورد و قبل
ازیں بعصمت پناہ فرمودہ بودند کہ چناں معلوم شدہ
کہ ارتحال من پیش از تو خواہد شد۔
باید از مبالغ مہر کفن من بسازی۔
و نیز وصیت فرمودند کہ قبر مرا در جائے گمنام خواہید
ساخت۔ مخدوم زادگی حضرت شیخ محمد سعید سلّمہ
ربہ عرض کردند کہ حضرت سلامت قبل ازیں
شما فرمودہ بودند کہ قبر من در گنبد فرزندی
محمد صادق خواہد شد۔
وآں موضع را تعیین فرمودہ بودند شرافت
و برکت و نورانیت آنجا را بیان نمودہ بودند

تاکہ ظاہر ہو جائیں اور اختتام کو پہنچیں اور اُن
معاملات کو اُنسے بہی مخفی فرمایا۔ وہ اللہ تعالےٰ کی اسرار
کی باریکیاں ہیں ۔ اس بیماری میں اکثر اوقات
وصیت بہی کرتے تھے اور اتباع شریعت بلند و التزام
ملت پسند کی رغبت دلاتے تھے۔ اور فرماتے تھے
کہ شریعت کو دانتوں سے پکڑو۔
اور یہ بہی اُسوقت ارشاد ہوا اَلنَّصِیحَۃُ ھِیَ
الدِّینُ یعنی نصیحت ہی دین ہے۔ صاحب شریعت نے
کوئی باریکی نصیحت کی نہیں چھوڑی ہے۔
اور یہ بہی فرمایا کہ میری تجہیز و تکفین میں اتباع نبوی
صلی اللہ علیہ وسلم اور رعایت حدود شرع کی بجا لانا
اس سے پہلے حضرت عصمت پناہ کو فرمایا تہا۔
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں تمہارے پاس سے
عنقریب رحلت کرونگا۔ اپنے مہر کے روپیہ
سے میرا کفن تیار کرانا۔ اور یہ بہی وصیت فرمائی
کہ گمنام جگہ میں میری قبر بنانا۔ اسپر میرے
مخدوم زادہ حضرت شیخ محمد سعید سلمہ ربہ نے عرض کی
کہ حضرت سلامت آپنے اس سے پہلے
فرمایا تہا۔ کہ ہمارے قبر گنبد میں فرزند محمد صادق
کی ہوگی اور جگہ قبر کی بہی آپنے تعیین فرمادی تہی
اور شرافت و برکت و انوار اُس جگہہ کی بیان کی تہی

Marfat.com

انحال چنیں سفر نا فرمودند بلے گفتہ بودم - اما الحال
شوق من چنیں نیست - واگر چنیں کنند نزدیک
والد بزرگوار بگذارند - واگر اینہم نباشد در باغ
نگاہدارند وقبر مرا خام گذارند و پختہ نکنند چوں
مخدوم زادگی دریں امور ایستادگی کردند -
فرمودند کہ شما مختار ید بصلاح شما گذاشتم - وقبل وقت
آخر فرمودند کہ استنجا میکنم اگر طشت بیارند
اتفاقاً مولانا محمد ہاشم خادم طشت معہود کہ ریگ
دروی انداختہ بودند نیاوردہ ظرف بے ریگ آوردہ
فرمودند کہ دریں ظرف قطرات خواہند جست
ہماں طشت بیارید چوں قرب وصال ایشاں
منظور نبود کسی عرض کرد کہ میخواہیم
کہ قارورہ بحکیم بنمائیم - فرمودند کہ مرا بردارید
کہ من بول میکنم -
برداشتند بر فراش بر نشاندند -
دریں جا بندہ حقیر بخاطر فاتر میرسد کہ چوں ایشاں
باطہارت نماز فجر بودند -
ومعلوم ایشاں بود کہ وقت ارتحال نزدیک
ترست - نخواستند کہ بے طہارت
وصال فرمایند -
کہ فضائل مغفور شدن باطہارت بسیار آمدہ است

آپ کیا فرماتے ہیں - فرمایا ہاں میں کہا تہا
لیکن اسوقت مجہے یہی شوق ہے - اگر تمکو یہ منظور نہو
تو قریب مزار والد بزرگوار کے دفن کیجیو -
اور اگر یہ بات بہی منظور نہ ہو - تو باغ میں دفن کیجیو
اور قبر میری کچی رکھنا - پختہ نہ بنانا - جبکہ مخدوم زادوں
نے بہت کچہ اصرار کیا - تو فرمایا کہ تمہاری راے پر
چہوڑا اپنے جو مناسب ہو کیجیو - رحلت سے کچہ پہلے
فرمایا کہ میں استنجا کرونگا اگر طشت لاؤ
اتفاقاً مولانا محمد ہاشم آپکی خادم طشت بغیر
ریت کا لائی جسمیں ریت تہا اُس طشت کو نہ لاسکے
فرمایا کہ اس طشت میں قطرے اڑینگے -
ریت والا لاؤ - چونکہ کسیکو گمان آپکے قرب وصال
کا تہا عرض کیا کہ قارورہ حکیم کو دکہا نگے
فرمایا کہ مجکو اُٹہاؤ اب میں پیشاب کرونگا
پس لوگوں نے اُٹہا کر بستر پر بٹہادیا -
اس جگہ مؤلف لکہتا ہے کہ اسوقت چند باتیں
میری خیال میں آئیں وہ یہ کہ آنحضرت نماز فجر تک
باطہارت تھے - اور یہ آپکو معلوم تہا کہ وقت
رحلت کا بہت قریب ہے - تنہا آپنے کہ بغیر
طہارت کیے رحلت فرمائیں - اس واسطے کہ طہارت کے
ساتہ رحلت کرنے میں بہت سے فضائل ہیں -

Marfat.com

آنکه فرمودند که قطرات خواهند حسب اشاره بحدیث
اِسْتَنْزِهُوْا مِنَ الْبَوْلِ فَاِنَّ
عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْهُ
کردند و ایمارہ وقتیکہ بر محفوظ گشتن خود ازاں
نمودند۔ دیگر آنکه چون مذکور حکیم ظاہر شد۔ ازاں
اعراض فرمودند۔ بحدیکه ترک بول کردند۔

وچوں عارف ربانی حضرت شیخ محمد سعید سلمہ ربہ
سرعت نفس ایشان مطالعه نمودند۔
باضطراب عرض نمودند که حضرت سلامت طبیعت
شما چون است۔ فرمودند که ما خوبیم ایشان گفتند
حضرتم کدام خوبیست که شما را باین حال می بینیم
فرمودند که آن دو رکعت نماز ما را کافیست و مولانا
محمد ہاشم خادم نقل کرده که فرمودند دو رکعت نماز
که کردیم کافیست ولفظ آن بخیر بود۔ این آخرین
تکلم حضرت ایشان است ثبوت رسیده که
آخرین تکلم جمیع انبیا درباره نماز بوده۔ ایشان گویا
اتباع انبیا علیهم الصلوة والتسلیمات نمودند۔
بعد از لحظه جان گرامی از جسد شریف آنحضرت مفارقت
نمود۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔

ودر وقت سال مضطجع بر یمین خود بودند۔ وکف
دست راست در زیر رخساره راست نهاده بودند

اور یہ جو فرمایا کہ چھینٹیں اُڑیں گی یہ اشارہ حدیث شریف
کیطرف تھا۔ وہ حدیث یہ ہے اِسْتَنْزِهُوْا مِنَ
الْبَوْلِ فَاِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْهُ
یعنی بچو پیشاب کے قطروں سے اسواسطے کہ اکثر قبر کا
عذاب اسکی سبب سے ہوتا ہے۔ دوسرے حکیم کا جو ذکر آیا
اُس سے اعراض فرمایا۔ یہانتک کہ پیشاب کرنا ترک کیا
جبکہ عارف ربانی حضرت شیخ محمد سعید سلمہ ربہ نے
آنحضرت کا سانس زیادہ چلتا ہوا پایا۔ بیقرار ہوکر عرض کیا
کہ حضرت سلامت آپکی مزاج کا حال کیا ہے۔
فرمایا کہ میں بہت اچھا ہوں۔ اُنہوں نے عرض کیا
کہ آپکو اس حالمیں دیکھتا ہوں۔ کونسی خوبی ہے۔
فرمایا وہ دو رکعت نماز ہمکو کافی ہے۔ اور مولانا
محمد ہاشم آپکے خادم نقل کرتے ہیں کہ فرمایا یہ دو رکعت
نماز جو پڑہیں ہمنے کافی ہیں۔ لفظ آن کا نفرمایا۔
یہ آخری گفتگو حضرت کی تھی۔ یہ بات ثابت ہے کہ آخرین
تکلم تمام انبیا کا نماز کے بابت ہوا ہے۔ گویا آنحضرت
قدس سرہ نے بھی انبیا علیہم السلام کا اتباع کیا۔
بعد ایک لحظہ کے جان گرامی آپکے جسم مبارک سے
علیحدہ ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اور آپکی وصال
کیوقت یہ کیفیت تھی کہ داہنے ہاتھ کی ہتیلی سیدھے
رخسارہ کی نیچے تھی۔ گویا کہ قبلہ و بطریقہ سنت

واستقبال قبلہ داشتند بطریکہ سنت نوم است
وآں روز سہ شنبہ بود۔ اول وقت صبح بست ونہم ۲۹
شہر صفر ۱۲۳۴ یکہزار سی چہارم و عمر شریف ایشان
موافق سنہ شریف نبوی بود علیہ الصلوۃ والسلام
گویا این دقیقہ اتباع را نیز فرو گذاشت نکردند وسہ روز
از تاریخ وصال آں سرور علیہ الصلوۃ والسلام پیشتر ارتحال
فرمودند۔
چہ بر قول اکثر علما آں سرور علیہ الصلوۃ والسلام دوم
ربیع الاول ارتحال فرمودہ اند وایشاں بست ونہم ۲۹
صفر و بست ونہم ہلال ربیع الاول نمودار گشت۔
پس ہم بحساب سنہ و روز پیش از پیغمبر خود علیہ الصلوۃ والسلام
از عالم رفتند۔
گویا رعایت ادب کردند بنسبت آں سرور علیہ الصلوۃ والسلام
تا در جمیع امور برابری لازم نیاید۔ وبگمان قاصر این حقیر
ایام بیماری ایشاں بعدد سالہای عمر ایشاں بود۔
بحکم حدیث حُمّی یومٍ کفارۃُ سنۃٍ
مرض ہر روز را کفارہ ہر سال ایشاں گردانیدند
اکنوں کرامات بعد وصال حضرت ایشاں نقل کنیم
این حقیر در وقت غسل ایشاں حاضر بود وقتیکہ
خواستند کہ بجہت غسل جامہائے ایشاں برآرند دیدیم کہ دستہا
تا حال بستہ اند۔

خواب استراحت فرما رہے تھے ۱۲۳۴ ایکہزار
دو سو چونتیس ہجری بتاریخ انتیسویں ۲۹ صفر کو منگل کے دن بجا نشست
کیوقت رحلت فرما ہوئے۔ عمر شریف آپکی موافق
سنہ شریف جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم
کے ہوئی۔ گویا کہ کوئی دقیقہ اتباع کا نہ چھوڑا۔
لیکن بسبب رعایت ادب کے تاکہ جمیع امور میں برابری
حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی لازم نہ آئے
تین دن پہلے تاریخ وصال جناب رسالتمآب صلی اللہ
علیہ وسلم سے انتقال فرمایا۔ باین حساب کہ
تاریخ انتیس ۲۹ کو ہلال ماہ ربیع الاول کا دیکھا گیا۔
اور دوسری تاریخ ربیع الاول کو حضرت سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم اس جہان سے رحلت فرما ہوئے۔
اور آنحضرت قدس سرہ الاقدس انتیسویں ۲۹ صفر کو
رحلت گزین ہوئے۔ گمان قاصر میں اس حقیر کے
زمانہ بیماری آنحضرت کا سالہائے عمر کے برابر تھا۔
بموجب حدیث شریف حُمّی یومٍ کفارۃُ سنۃٍ
یعنی ایکروز کا بخار ایک سال کا کفارہ ہے
اب یہاں سے وہ کرامتیں جو بعد وصال آنحضرت کے
ظاہر ہوئیں نقل کرتا ہوں۔ کہ غسل دینے کے وقت
آنحضرت کے یہ حقیر موجود تھا جسوقت غسل دینے کے واسطے
کپڑے اتارے دیکھا میں نے کہ دونوں ہاتھوں کو

Marfat.com

وابہام بخنصر حلقہ دادہ چنانکہ در نماز مستحب است۔
و پیش ازیں بعد ارتحال حضرت مخدوم زادگی شیخ محمد سعید
سلمہ ربہ دستہا و پاہائے ایشاں را دراز کردہ بودند
چنانکہ متعارف است۔

چوں دریں وقت قبض یدین مشاہدہ کردند حضار را
بسیار تعجب روے نمودہ۔ و ایں قبض یدین از اعظم خوارق
و اعجب کرامات است کہ از حضرت ایشاں بظہور رسیدہ
و چوں جامہا فرود آوردند۔ و بر سریر غسل مستلقی
کردند۔ در آں حال کہ پائے مبارک ایشاں بجانب
مغرب کردہ بودند۔ و سر مبارک بجانب مشرق بر طریق
مسنون است۔ چنانکہ در روضۃ الاحباب وغیر آں از
کتب فقہ و سیر مبین است۔ دیدیم کہ تبسم فرمودند تا بہ وقت
غسل بودند تبسم داشتند بتعجب حاضراں زیادہ تر شد
بعد ازاں ایشاں را وضو دادند و دستہائے مبارک ایشاں را
باز دراز کردند و راست ساختند۔

و بر یسار مضطجع گردانیدند و غسل طرف یمین کردند۔
چوں بر جانب یمین مضطجع ساختند باز دست راست
بر دست چپ بستند۔ و چوں مضطجع بجانب یمین بودہ بایستے
دست راست بر دست چپ نمی ایستاد و سوی افتاد۔ اما چناں
باختیار و قوة قبض کردہ بودند کہ نہ افتاد۔
حالانکہ اعضائے شریف ایشاں از موم ہم نرم تر بود

آپ ناف پر باندھے ہوئے ہیں۔ اور انگوٹھے کو ساتھ چھنگلیا کے
حلقہ کئے ہوئے ہیں جیسے کہ نماز میں مستحب ہے۔ باوجودیکہ
رحلت فرمانے کے بعد حضرت مخدوم زادہ شیخ محمد سعید سلمہ
نے آپکے ہاتوں اور پاؤوں کو دراز کر دیا تھا۔
جیسا کہ دستور ہے۔ جسوقت کہ دونوں ہاتھ آنحضرت
قدس سرہ الاقدس کے ناف پر بندھے ہوئے دیکھے۔
حاضرین کو نہایت ہی تعجب ہوا۔ کہ عجیب کرامت
حضرت سے ظاہر ہوئی۔ اور جب لباس مبارک جسد مبارک سے
اتارا اور تختہ پر لٹایا تو دیکھا۔ کہ بطریقہ مسنون
پائے مبارک جانب مغرب اور فرق مقدس بطرف
مشرق خود بخود ہو گیا جیسا کہ روضۃ الاحباب وغیرہ کتب فقہ
اور سیر سے ظاہر ہے۔ دیکھا میں نے کہ آپ مسکرا رہے ہیں
اور غسل دینے کے وقت بھی مسکراتے رہے حاضرین کو اس بات سے
اور زیادہ تعجب ہوا۔ جسوقت آپکو وضو کرا چکے
دونوں ہاتھوں کو سیدھا پھیلا دیا۔ اور الٹی کروٹ
آپکو دیکر سیدھی جانب نہلایا۔ اور جب سیدھی
طرف کو لٹایا آپنے سیدھے ہاتھ کو الٹے پر باندھ لیا۔
حالانکہ قاعدہ ہے جب سیدھی طرف لٹاتے ہیں سیدھا ہاتھ
الٹے پر ہرگز نہیں ٹھہرتا ہے۔ اور گر پڑتا ہے۔ مگر آپنے
گویا اپنے اختیار اور قوت سے پکڑ لیا تھا کہ نہ گرا
حالانکہ اعضائے شریف آپکے موم سے بھی زیادہ تر نرم تھے

Marfat.com

چون بعد غسل ایشان را جہت تکفین بر فرش آوردند دستہا دراز کردند حضار می دیدند کہ دستہای مبارک باہم می آمدند تا آنکہ بر بند دست چپ بند راست یمنی زیر ناف قبض کردند و خنصر را با ابہام حلقہ دادند چنانکہ در نماز مسنون است غوغا از حضار برخاست عارف ربانی مخدوم زادگی شیخ محمد سعید سلمہ ربہ فرمودند کہ چون مرضی ایشان در این است بگذارید تصدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

كَمَا تَعِيشُونَ تَمُوتُونَ ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ط

و ایشان را بسہ جامہ سفید تکفین نمودند۔ لفافہ و قمیص و ازار و چاک قمیص از دو طرف منکبین کردہ بودند چنانکہ از روی روایت مفتے بہ است۔ ایشان را عمامہ نداد(ند) چہ باتفاق جمیع محدثان و فقہا بران رفتہ کہ آں سرور صلے اللہ علیہ وسلم عمامہ ندادہ اند و کذا حضرت ابوبکر را رضی اللہ تعالے عنہ چنانچہ از صحاح و اصول مستفاد است و در جامع الرموز از زاہدی نقل کردہ کہ اصح آنست کہ عمامہ در کفن مکروہ است۔

و عبارت امام ابن ہمام در شرح ہدایہ نیز مشعر برہمین است۔

جبکہ آنحضرت کی لاشہ مبارک دستور کے مطابق غسل دینے کے بعد واسطے کفن پہنانے کے لائے اور ہاتوں کو پہیلایا۔ حاضرین دیکہ رہے تھے کہ دست مبارک پہر باہم آ گئے۔ یہانتک کہ اُلٹے ہاتہ کے پہنچے پر داہنے ہاتہ کو ناف کے نیچے باندہ لیا۔ اور چھنگلیا کو انگوٹہے کے ساتہ حلقہ کیا۔ جیسا کہ نماز میں مستحب ہے۔ حاضرین نے یہ عجیب آئین دیکہکر شور و غُل مچایا۔ اُسوقت میر مخدوم زادہ حضرت شیخ محمد سعید سلمہ ربہ نے فرمایا کہ مرضی حضرت کی یہی ہے اسیطرح چہوڑ دو۔ سچ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ یعنی جسطرح زندگی بسر کرتے ہیں اُسیطرح مرتے ہیں۔ یہ اللہ تعالے کا فضل ہے۔ جسکو چاہے دیوے اور اللہ صاحب فضل بڑا ہے۔

اور آنحضرت قدس سرہ کو تین سفید کپڑے کا کفن دیا۔ ایک لفافہ دوسرا قمیص تیسرا ازار۔ اور چاک قمیص کا دونوں طرف سے موڈہوں کے کیا تہا جیسا کہ روایت مفتی بہ ہے نیز آپکے سر مبارک پر عمامہ نہیں باندہا۔ اس لئے کہ تمام محدثین اور فقہا کا اتفاق ہے۔ کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو عمامہ نہیں دیا تہا۔ اور نہ حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ کو۔ جیسا کہ صحاح اور اصول سے مستفاد ہے۔ اور جامع الرموز میں زاہدی سے نقل کیا ہے۔ کہ صحیح تر قول یہی ہے

چنانکہ گفتہ ولیس فی الکفن عمامۃ
عندنا واستحسن البعض و
سید شریف جرجانی وغیرہ از شراح سراجی بر تاکید
عمامہ نمودہ اند۔ و نیز حدیث ان اللہ تعالیٰ
وتر و یحب الوتر مقوی آنست و آنچہ بعضی
از متاخراں استحسان عمامہ کردہ اند بر طریق صحت
اطلاق آں و یا تقیید آں بودنہ کہ بار مآل آں بہ بدعت
حسنہ است۔ چنانکہ قول ایشاں واستحسن
الاستصناع مؤید ایں معنی ست چہ استصناع
بقول ایشاں مستحب نیست فکذا ہذا ان
الحسن ما یقابل القبح وھو یحتمل المباح
ایضا فیحمل علیہ تطبیقا۔

و امام حجۃ الاسلام ابو حامد غزالی در احیا العلوم فرمودہ
کہ از مبتدعات امور آنست کہ عمل سنت را بہ تقابل
اہل عصر متروک می سازند۔
و آں قبیح ست۔
چہ ممکن نیست فضل عمل اہل ایں عصر بر عمل آں سرور و اہل
آں سرور صلی اللہ علیہ وسلم کہ آں خیر القرون است
و ایں شر القرون۔
و بسط ایں سخن بایں رسالہ گنجائش ندارد۔
اگر خواہانے باشند بآنجا رجوع نمایند۔

کہ عمامہ کفن میں دینا مکروہ ہے۔ اور عبارت امام ابن ہمام کی
شرح ہدایہ میں بھی اس معنی پر دال ہے۔ جیسا کہ کہا ہے
یعنی ہمارے نزدیک کفن میں عمامہ دینا جائز نہیں۔
بعضوں نے بہتر جانا ہے۔
اور سید شریف جرجانی وغیرہ شراح سراجی نے بھی تعریف عمامہ
عمامہ میں تاکید کی ہے۔ اور یہ حدیث بھی
یعنی اللہ تعالیٰ وتر و طاق ہے۔ اور دوست رکھتا ہے
طاق کو۔ اس امر کی تقویت کرتی ہے۔ اور بعض متاخرین
نے عمامہ کو مستحسن کہا ہے۔ در صورت صحیح ہونے
اس روایت کے مآل اسکا بدعت حسنہ ہوگا جیسا کہ
انہوں نے کہا ہے یعنی کیا اچھی ہے طلب
صنعت کی۔ اور استصناع کسیکے نزدیک
مستحب نہیں ہے جیسے کہ حسن وہ ہے جو مقابل ہو
قبیح کا اور وہ احتمال رکھتا ہے مباح کا۔

اور امام حجۃ الاسلام ابو حامد غزالی رحمۃ اللہ علیہ
احیا العلوم میں نقل فرماتے ہیں کہ بدعات امور سے
وہ امر ہے کہ بمقابل عمل اہل عصر کے عمل سنت کو
چھوڑ دیویں اور یہ قبیح ہے۔ اسواسطے کہ عمل اہل اس عصر کا
عمل سرور عالم اور اہل عصر سرور عالم صلی اللہ علیہ
وسلم سے کسیطرح بہتر نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ خیر القرون
وہ ہے اور یہ شر القرون ہے۔ اور اس کلام کی تفصیل اس رسالہ میں گنجائش نہیں رکھتی

Marfat.com

در حال حیوٰۃ ہم عمل آنحضرت قدس سرہ الاقدس
چنیں بود۔ کہ اموات را عمامہ نمے دادند۔
وایں را خلاف سنتہ می دانستند و عمل سنتہ سنیہ
وا بنہایت راغب و مراغب بودند۔
چنانچہ اظہر من الشمس است۔
وحضرت مخدوم زادگی شیخ محمد سعید سلمہ بامامت نماز
جنازہ کردند۔ و بعد از نماز جنازہ برائے دعا توقف
نمودند۔ کہ مقتضائے سنت سنیہ ہمیں است
و در فتاوائے سراجی وغیرہ از کتب معتبرہ آوردہ
کہ بعد از نماز جنازہ ایستادن و دعا خواندن مکروہ است
ہر چند عمل بعضے انام دریں ایام بر خواندن دعا بعد
نماز جنازہ واقع شدہ۔ اما چوں مخالف سنت سنیہ
در روایت است۔ بنابراں ترک آں کردند۔
و بعد از آں ایشاں را در روضہ منورہ نگاہداشتند
کہ قبل ازیں بسالہا در عہد حیوٰۃ مخدوم زادہ کلاں نورے
ساطع در آنجا مشاہدہ کردہ بودند و معلوم ساختہ کہ
مرقد مطہر ایشاں آں موضع باشد۔ و ایں را بصاحبزادہ خود گفتہ بودند
اتفاقاً صاحب سر مخدوم زادہ اعظم سبقت کردند
و ایشاں را بعد استخارہ در آنجا نگاہداشتند
دفن نمودہ بودند۔
کہ محاذی قبر فرزندے مرا نگاہ خواہید داشت

جسکو منظور ہو۔ احیاء العلوم میں دیکھ لے۔ اور آنحضرت
قدس سرہ الاقدس نے بھی اپنی حیات ظاہری میں
کبھی کسی میت کو عمامہ نہیں بندھوایا۔ اسواسطے کہ
اس فعل کو خلاف سنت جانتے تھے۔ اور آپ
عمل سنت کے کرنے پر نہایت راغب تھے۔
یہ بات اظہر من الشمس ہے۔ کہ میرے مخدوم زادے شیخ محمد سعید
سلمہ ربہ نے نماز جنازہ کی پڑھائی۔ اور بعد نماز جنازہ کے
دعا کے واسطے توقف نہیں کیا۔ اس واسطے کہ سنت
یہی ہے۔ فتاوائے سراجی وغیرہ میں کتب معتبرہ سے
نقل کی ہے۔ کہ بعد نماز جنازہ کے کھڑا ہونا اور دعا
پڑھنا مکروہ ہے۔ ہر چند بعضے لوگ اس زمانے میں بعد نماز
جنازہ کے دعا پڑھتے ہیں لیکن یہ عمل خلاف سنت ہے
پس مناسب ہے کہ یہ نہ کرے۔ اور موافق سنت کے کرے۔
بعد اسکے آنحضرت قدس سرہ کو قبہ منورہ میں حضرت
خواجہ محمد صادق رضی اللہ عنہ کے دفن کیا اسواسطے
کہ آنحضرت قدس سرہ الاقدس نے خواجہ
محمد صادق رضی اللہ عنہ کی حیات میں اس جگہ ایک نور دیکھا
تھا۔ اور معلوم ہو چکا تھا۔ کہ مرقد مطہر آپ کا اسی جگہ ہوگا
بلکہ اس راز کو خواجہ محمد صادق رضی اللہ عنہ سے ظاہر کر دیا تھا
مگر اتفاق سے انہوں نے حضرت سے پہلے رحلت کی
لہذا استخارہ کے بعد مخدوم زادہ صاحب کو اسی جگہ دفن کیا

Marfat.com

که آنجا روضه‌ای از ریاض جنت می یابم، آنجا دفنم کنید
چنانچه تفصیل این معنی در مکتوبی از مکاتیب به تفصیل نوشته‌اند۔

و این اخبار و وقوع بر طبق آن از خوارق آنحضرت است قدس سره الاقدس۔

و قبر ایشان را قدر شبر بلند ساخته مسنم کردند
و روز وصال ایشان اطراف آسمان بغایت سرخ شده بود۔

گفته‌اند که سرخی آسمان گریه است۔
بر دوستان حق جل وعلا کما فی شرح الصدور

وَبَلَغَنَا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ يَبْكِيَانِ عَلَى الْمُؤْمِنِ وَفِيْهِ اَيْضًا بُكَاءُ السَّمَاءِ حُمْرَةُ اَطْرَافِهَا وَفِيْهِ اَيْضًا عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ كَانَ يُقَالُ هٰذِهِ الْحُمْرَةُ الَّتِيْ تَكُوْنُ فِي السَّمَاءِ بُكَاءُ السَّمَاءِ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

و بعد از ارتحال ایشان به چهار روز صلاح آثاری شیخ پیر محمد سلطانپوری که از مریدان ایشان است نقل کرده که شب متوجه بودم که حضرت ایشان را در واقعه ببینم۔ اتفاقاً شب بسر شد۔ روز دیگر وقت پیشین در مسجد ایشان به نماز آمدم۔

چونکہ آنحضرت قدس سرہ نے فرمایا تھا کہ میری قبر مقابل اپنے فرزند کی قبر کے کرنا۔ اسواسطے کہ اس جگہ ایک روضہ باغ جنت سے پاتا ہوں۔ چنانچہ اسکی تفصیل مکتوبات شریف کی ایک مکتوب میں تحریر فرمائی ہے۔

اور اس معاملہ کی اطلاع دینا اور اسی طرح معاملہ کا واقع ہونا آنحضرت قدس سرہ کی کرامتوں میں سے ہے۔

اور قبر آپکی بقدر ایک بالشت بلند شکل کوہان شتر کی بنائی اور آپکے وصال کے دن کنارے آسمان کے نہایت سرخ ہوئی تھی۔ لکھتے ہیں کہ سرخ ہونا آسمان کا رونا اسکا ہے دوستان حق جل وعلا پر جیسا کہ شرح الصدور میں ہے۔ یعنی پہنچی یہ بات کہ آسمان اور زمین دونوں روتی ہیں واسطے ایماندار کے۔ اور یہی اس شرح میں ہے کہ آسمان کا رونا کیا ہے اسکے کناروں کا سرخ ہونا ہے۔ اور اسی شرح میں حضرت سفیان ثوری سے منقول ہے۔ کہ وہ فرماتے تھے کہ یہ سرخی آسمان میں اس جہت سے ہے کہ وہ ایماندار کے مرنے سے روتا ہے۔ اور آپکے رحلت فرمانے سے چار روز بعد شیخ محمد سلطانپوری کہ وہ مرید آنحضرت قدس سرہ کے ہیں نقل کرتے ہیں کہ رات کو منتظر تھا میں کہ آنحضرت قدس سرہ کو خواب میں دیکھوں اتفاقاً رات تمام ہو گئی۔ دوسرے روز ظہر کے وقت مسجد میں آنحضرت کی واسطے نماز کے آیا میں

Marfat.com

سوذن اقامت گفت و مردم بجہت نماز ایستادہ شدند
و عارف ربانی مخدوم زادگی حضرت شیخ محمد معصوم
سلمہ ربہٗ امام بودند۔
و من در پس ایشاں ایستادم۔ بچشم سر دیدم۔
کہ حضرت ایشاں برابر من ایستادہ از دست ملا
گرفتند۔ و بجود متصل ساختند۔
تا فاصلہ درمیاں نماند۔
و تا آخر نماز ایشاں را میدیدم فرجی شالی زرد پوشیدہ بودند
و سمی در پا داشتند۔
و من تعمق در نظر کردم کہ مبادا از وہم باشد۔
دیدم کہ شخص بے ریب و شک ایشاں اند۔
وقتی کہ سلام دادیم دیدیم کہ ہیچکس نیست۔
چوں شیخ پیر محمد این سخن تمام کرد عارف ربانی مخدوم زادگی
شیخ محمد سعید سلمہ ربہ فرمودند کہ من ہم ازیں قبیل
چیزے دیدہ ام امشب در حجرۂ جماعت خانہ بودم۔
ناگاہ سحرگاہ دیدم کہ حضرت ایشاں از راہ دور
در آمدند۔
و بر سر فرش من نشستند۔ و مرا در بر گرفتند
ہیبتے بر من مستولی شد۔
فی الحال از نظر من غائب شدند۔
و شیخ عبدالعلیم بن حقائق آگاہ مرحوم شیخ احمد برکی

موذن نے تکبیر پڑہی اور آدمی واسطے نماز کے کھڑے
ہوئے۔ اور عارف ربانی میرے مخدوم زادہ حضرت
شیخ محمد معصوم سلمہٗ ربہٗ امام تھے۔ اور میں اُنکے پیچھے
کھڑا ہوا۔ اُسوقت مینے اپنی ان آنکھوں سے دیکھا
کہ آنحضرت قدس سرہٗ میرے برابر کھڑے ہیں۔
اور اپنے دست مبارک سے مجکو پکڑ کر اپنے قریب
کر لیا۔ تاکہ فاصلہ درمیان میں نہ رہے۔ آخر نماز تک
آپکو دیکھا مینے اور آپ زرد شالی فرجی پہنے ہوئے تھے
اور آپکے پاے مبارک میں موزے تہے۔ اسوقت مینے
بغور دیکھا کہ شاید وہم و خیال ہو۔ معلوم ہوا کہ بے
ریب بلاشک آنحضرت قدس سرہٗ ہیں
جب نماز ختم ہوئی تو آپکو نپایا۔ جب یہ بات شیخ پیر محمد نے
بیان کی اِسکے بعد عارف ربانی میرے مخدوم زادہ
شیخ محمد سعید سلمہٗ ربہٗ نے فرمایا کہ مینے بہی اسطرح کا
واقعہ دیکھا ہے۔ آجکی رات میں جماعت خانہ کے
حجرہ میں تہا صبح کیوقت دیکھا مینے کہ آنحضرت
قدس سرہ راہ دور سے تشریف لاکر میرے
بستر پر رونق افروز ہوتے۔ اور مجکو اپنے سینہ
مبارک سے لگایا۔ پہیر آپکا رعب طاری ہوا۔
کہ فوراً نظر سے غائب ہو گئے۔
اور شیخ عبدالعلیم فرزند حقائق آگاہ شیخ احمد برکی کے مرحوم

Marfat.com

نقل کردہ کہ فیروز خاں برکی در حضور حضرت مخدوم زادہا
آمدہ ۔ نقل کرد کہ پسر من بیمار بود در آں بیماری نوبت
او می شد ۔ و اوی ترسیدم پرسیدم کہ تو حضرت ایشانرا
دیدہ بودی ۔ صورت مبارک ایشاں ہیچ بیاد تو
ماندہ ہست ۔ گفت حلیہ مبارک و ریش شریف ایشاں
در نظر من ہست ۔
گفتم پس ہمیں را در نظر دار ۔ تا وسواس برطرف شود
و بطفیل حفظ صورت ایشاں حق عز اسمہ صحت بخشد
ناگاہ غنودگی در ربود گفت می بینم کہ حضرت ایشاں
حاضر اند ۔ و میفرمایند کہ با بابا خدا رسیدیم ۔
و در بہشت در آمدیم ۔
اول پائے راست در بہشت در آوردیم ۔
بعد ازاں سر بعد ازاں پائے چپ در آوردیم ۔
و قدم خدا گرفتیم ۔
گفتم کہ حضرت سلامت مرا نیز بخدا برساں ۔
تا قدم او بگیرم ۔ فرمودند کہ ہنوز وقت تو و وقت فرزندان
من نرسیدہ ہست ۔
چوں از خواب در آمد صحت یافتہ بود و ہیچ اثرے از ضعف
و وسواس نماندہ ۔
و بعد از دہ روز ازیں واقعہ خبر رسید کہ حضرت ایشاں
از عالم رفتند ۔ و عارف بانی حضرت مخدوم زادگی

نقل کرتے ہیں کہ فیروز خاں برکی نے حضور میں
حضرت مخدوم زادونکے نقل کی کہ لڑکا میرا بیمار تھا
اور شدائد بیماری سے تڑپتا تھا ۔ مینے اُس سے
دریافت کیا ۔ کہ تو نے آنحضرت قدس سرہ کو
دیکھا تھا ۔ اب وہ صورت مبارک آپکی کچھ یاد ہے ۔
اُسنے کہا کہ حلیہ مبارک و داڑھی شریف آپکی میرے
نظر میں ہے ۔ پس کہا مینے کہ اسکو نظر میں رکھ
یہانتک کہ وسواس دور ہوں ۔ اور آپکے طفیل سے
حضرت حق سبحانہ عز اسمہ صحت بخشیگا ۔ یکایک اُسکو
نیند آگئی ۔ اور کہا دیکھتا ہوں میں کہ آنحضرت قدس سرہ
موجود ہیں اور فرماتے ہیں کہ بابا خدا کے پاس پہنچا میں
اور بہشت میں آیا میں ۔ اول سیدھا پاؤں کو بہشت
میں رکھا مینے ۔ اسکے بعد سر کو ۔ اور بعد اسکے اُلٹا پاؤں مینے
رکھا ۔ حاصل یہ کہ بہشت میں آیا میں اور خدا کے قدم
پکڑ لئے مینے ۔ کہا مینے کہ حضرت سلامت مجکو بھی خدا تک
پہنچائیے ۔ تاکہ میں بھی خدا کے قدم کو پکڑوں
فرمایا ابھی تیرا اور میرے فرزندوں کا وقت نہیں آیا ہے
جبکہ میں خواب سے بیدار ہوا ۔ اپنے کو صحیح و سالم پایا
اور کوئی اثر وسواس کا مجھ میں نہ رہا ۔ بعد دس روز کے
یہ خبر پہنچی کہ حضرت قدس سرہ الاقدس اس عالم سے
رحلت فرما ہوئی ۔ میرے مخدوم زادہ عارف بانی

Marfat.com

شیخ محمد معصوم سلمہ ربہ فرمودند۔
کہ من حضرت ایشاں را در واقعہ دیدم۔ پرسیدم
کہ حضرت سلامت از سوال منکر نکیر چوں گذشت
فرمودند۔ کہ حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ بکمال رحمت بمن
فرمودند۔ کہ اگر تو اذن دہی ایں دو فرشتے در قبر تو
بیایند۔ و بر قدم پائے تو لحظہ بچسپند۔
عرض کردم کہ الٰہی ایں دو فرشتے در حضرت تو بباید و
از درش نیایند۔ ایزد متعال نہایت رافت خود را
شامل حال من کرد۔ و ایشاں را پیش من نفرستاد
پرسیدم کہ حضرت سلامت از ضغطہ قبر چہ گذشت
فرمودند کہ شد اما اقل قلیل۔ و با محمد ہاشم خادم
ایستادہ ہست میگوید کہ ایشاں را بسبیل صلح تو
میفرمایند الا ضغطہ نشدہ ہست۔
و فقیر حقیر بدرالدین عفی عنہ بعد از ارتحال ایشاں
پنج شش روز واقعہ دیدہ کہ گویا در راہے میگذرم
و بشیخ فرید فاروقی در خوردم از حضرت ایشاں پرسیدم
گفت کہ در خلوت خانہ نشستہ اند۔
و بہ عرفان پناہ ارشاد دستگاہ مرزا حسام الدین احمد
کتابت می نویسد۔
فقیر در رسید۔ دیدم کہ میفنویسند
کتابت را مطالعہ کردم۔

حضرت شیخ محمد معصوم سلمہ ربہ نے فرمایا۔ کہ میں نے حضرت
قدس سرہ الاقدس کو خواب میں دیکھا۔ اور پوچھا میں نے
کہ حضرت سلامت سوال منکر نکیر کا کیونکر گذرا۔ فرمایا
کہ حضرت حق سبحانہ تعالیٰ نے مجھسے بکمال عنایت
فرمایا۔ کہ اگر تو اجازت دے تو یہ دو فرشتے تیری قبر میں
آویں اور تیرے قدموں سے لپٹیں یعنی قدمبوسی کریں
عرض کیا میں نے کہ الٰہی یہ دونوں تیری ہی بارگاہ قدس کے
دروازہ پر رہیں یہاں نہ آویں۔ اللہ برتر نے نہایت
مہربانی میری حال پر فرما کر ان فرشتوں کو میری پاس نہ بھیجا
اسکے بعد دریافت کیا میں نے حضرت سلامت قبر کی
تنگی کی کیا حالت ہوئی۔ فرمایا کہ ہوئی۔ مگر بہت
کم۔ محمد ہاشم آپکے خادم کھڑے تھے۔ انہوں نے
کہا یہ قول آپکا تواضع پر محمول ہے۔ ورنہ اصلا تنگی
نہیں ہوئی۔ میں حقیر فقیر بدرالدین عفی عنہ مؤلف
رسالہ کہتا ہوں۔ کہ پانچ چھ روز بعد حلت حضرت کے میں نے
خواب میں دیکھا۔ کہ گویا میں ایک راہ میں گذرتا ہوں
شیخ فرید فاروقی راہ میں ملے میں نے حضرت کو انسے دریافت کیا
جواب دیا کہ خلوتخانہ میں تشریف رکھتے ہیں۔
اور عرفان پناہ ارشاد دستگاہ مرزا حسام الدین احمد
کو خط تحریر فرماتے ہیں۔ فقیر بھی اندر پہنچا۔
دیکھا کہ خط تحریر فرماتے ہیں۔ خط کو میں نے مطالعہ کیا

Marfat.com

عنوان مکتوب این بود کہ ما خود نگاہبانی این جہانیم ما
از جہان گذشتیم و در آں جہان نشستیم اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ
رَاجِعُوْنَ۔ ایں بیشتر باز نماند۔ بعد از آنکہ کتابت این پیچیدند۔ بر بالائے
نوشتند ایں کتابت مُہر کلاں خالص۔ و عارف ربانی مخدوم زادگی
شیخ محمد سعید سلمہ ربہ نقل کردند کہ حضرت ایشاں را در واقعہ دیدم
کہ انعامات خداوندی جل شانہ بعد از انتقال بر جناب ایشاں
نازل شدہ۔ بیان میفرمایند بالفضل ایزدی شکر میکنند۔ عرض کردم
کہ حضرت سلامت شما را از انعام خود نصیبے عطا کردہ اند۔
فرمودند بلے مرا از جماعت شاکران گردانیدند۔
عرض کردم کہ در قرآن مجید واقع شدہ است۔
وَقَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ ۔ ازیں آیہ
مستفاد میشود کہ آں جماعت ما پیغمبران اند۔
یا شامل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمودند
آری۔ اما مرا الفضل و کرم خود مرا داخل آن جماعت کردند
و تاریخ وصال ایشاں آنچہ بندہ یافتہ بود۔
انیست۔
کہ از لفظ جاہ تربت پاک ہویداست انیست۔

خط کا عنوان یہ تھا۔ کہ ہم خود نگہبان اس جہان کے ہیں ہم جہان
گذرگئے اور اُس جہان میں آ گئے تحقیق ہم اللہ کے ہی ہیں اور اُسکی
طرف جانیوالے ہیں۔ اسکے آگے کا واقعہ یاد نہیں رہا۔
بعد کو خط کو تہ کر کے اُسکے اوپر عبارت لکھی یہ خط مرزا کا بمہر خاص ہے
اور عارف ربانی میری مخدوم زادے شیخ محمد سعید سلمہ ربہ نقل کرتے ہیں
کہ آنحضرت قدس سرہ الاقدس کو مینے خواب میں دیکھا کہ انعامات
اللہ تعالیٰ جل شانہ آپ پر جو بعد وصال کے ہوئے ہیں اُن انعامات
خداوندی کو آپ بیان فرماتے ہیں اور شکریہ کرتے ہیں مینے عرض کیا
کہ حضرت سلامت خاص اپنی نعمتوں سے اللہ تعالیٰ نے آپکو بھی عنایت فرمائی ہے
فرمایا۔ ہاں مجکو شاکروں کے گروہ میں کر دیا گیا ہے۔
مینے عرض کیا کہ قرآن شریف میں آیہ کریمہ وَقَلِیْلٌ مِّنْ
عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ ۔ شان میں جماعت پیغمبروں کی ہے
یا شامل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے۔
فرمایا ہاں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مجکو اس جماعت
میں داخل کیا۔
اور مولف رسالہ ہذا کے تاریخ وصال آنحضرت قدس سرہ کی جو
خیال میں آئی وہ یہ ہے۔ یعنی لفظ جاہ تربت پاک سے ظاہر ہے

بیت

سنا احمد مرسل سفر کرد ۔۔۔ ز ہجر او فلک را سینہ شد چاک
بخاک تربتش چوں در نشستم ۔۔۔ بگفتہ کریمم جاہ تربت پاک

۱۰۳۴ھ

تمام ہوا رسالہ وصال احمدی

Marfat.com

شجرۂ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ مع مختصر اوصاف و تاریخ ولادت و وفات و جائے مزار

نمبر شمار اسمائے مبارک		بسم اللہ الرحمن الرحیم	

۱ حضرت محمد رسول اللہ آپکی تعریف میں دونوں جہان عاجز آپ خاتم النبیین سید المرسلین رحمۃ العالمین سرور عالم فخر بنی آدم محبوب خدا ہیں صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و ازواجہ و ذریاتہ وسلم حضور کی ولادت باسعادت بوقت صبح صادق بروز دوشنبہ بتاریخ بارہویں ربیع الاول بسال فیل بعد چہ سو برس حضرت روح اللہ عیسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور وفات شریف بروز دوشنبہ بتاریخ بارہویں ربیع الاول سنہ ۱۱ ھ ہجری مقدسہ مزار مقدس و مطہر مدینہ طیبہ در حجرہ شریف حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا

۲ امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی تعالے عنہ - آپ خلیفہ اول و جانشین یار غار جناب رسول مقبول ہیں - آپ دریائے عشق نبی میں غرق تھے - اسی وجہ سے آپکو سب کچھ حاصل ہوا - اور نسبت اور رابطہ سے تکمیل پائی - جامع کمالات صوری و معنوی ہوئے - اور تمام اصحاب کرام میں افضل اور تمام خلق خدا کے سرور ہوئے - ولادت آپکی بروز پنجشنبہ بتاریخ پندرھویں ربیع الاول بعد دو برس چار مہینے واقعہ فیل سے وفات آپکی بروز شب سہ شنبہ بائیسویں جمادی الثانی سنہ ۱۳ھ میں مزار مبارک مدینہ منورہ روضہ مقدس حضرت محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں

۳ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ بڑے جان نثار حبیب کردگار اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپنے فیض باطنی حضرت امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے پایا - اور انکی خاص توجہ سے مرتبہ تکمیل کو پہنچے - آپ ملک پارس میں پیدا ہوئے - زبان آپکی فارسی تھی حضرت جبریل علیہ السلام نے اپنا آب دہن آپکے منہ میں ڈالا اسوقت سے عربی زبان بخوبی بولنے لگے - ایک ہرن اور ایک پرند آپکے بلانے سے فوراً حاضر ہوا - وفات آپکی دسویں رجب سنہ ۳۳ھ کو ہوئی

و نزد بعضی بتاریخ اشارہ ان رجب سنہ ۳۵ واقع ہوئی از لفظ لباب ۳۵ سنہ وفات دریاب

Marfat.com

مزار مبارک آپکا مداین میں ہے۔

۴ حضرت امام قاسم بن محمد بن حضرت صدیق اکبر رضہ آپ کبار تابعین اعاظم فقہائے مدینہ منورہ سے ہیں آپکی پرورش آپکی پھوپی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضہ نے کی۔ اور فیض باطنی آپنے حضرت سلمان فارسی رضہ سے حاصل کیا۔ آپکی عمر سو برس (۱۰۰) سے زیادہ ہوئی۔ مزار مبارک درمیان مکہ معظمہ مدینہ منورہ کے ہے۔ وفات آپکی چوبیسویں جمادی الاول ۱۰۲ھ میں ہوئی۔

۵ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ حضرت امام حسین رضہ کے پرپوتے اور حضرت امام قاسم بن محمد بن حضرت صدیق اکبر رضہ کے نواسہ ہیں فیض باطنی حضرت امام قاسم سے پایا۔ آپ بڑے کاملین اولیا میں ہوئے ہیں۔ ولادت آپکی بروز سہ شنبہ بتاریخ آٹھویں رمضان شریف ۸۰ھ میں۔ اور وفات بروز دوشنبہ بتاریخ پندرھویں رجب ۱۴۸ھ میں ہوئے۔ مزار مبارک مدینہ منورہ مقام بقیع قبۂ اہل بیت میں۔ وقیل ۱۴۶ھ وفات ناصح تاریخ ایشان ست

۶ سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپ بڑے اولیائے کاملین سے ہیں آپنے ایک سو تیرہ بزرگوں کی صحبت اور خدمت حاصل کی۔ اور حضرت امام جعفر صادق رضہ کی فیض روحانیت سے مرتبۂ کمال کو پہنچے۔ آپ بڑے صاحب کرامت اور مقامات تھے ایک مرتبہ آپکے اشارہ سے شیر خدمت میں حاضر ہوا۔ اور ایک دفعہ ایک حالت میں آپنے فرمایا سُبْحَانِي مَا اَعْظَمَ شَانِيْ دوسرے دن بعض لوگوں نے کہا۔ کہ آپنے یہ کلمہ کہا تھا۔ آپنے فرمایا اگر پھر میں یہ کہوں۔ تو سزا دے شرعی دینا۔ جب دوبارہ پھر اُسی حالت میں آپکی زبان سے یہ کلمہ جاری ہوا۔ تو بموجب ارشاد کے بعض نادان مریدوں نے چھریاں ماریں مگر آپ پر مطلق اثر نہوا۔ ایک بے ادب نے اپنا پاؤں آپکے قدم مبارک پر رکھدیا۔ وہ شخص فوراً کوڑھی ہوگیا ایکبار آپ دجلہ کے پار جانا چاہتے تھے کنارہ دریا پر دو جانور نکلے اور چاہا کہ آپکو اپنے اوپر بٹھاکر پار پہنچائیں آپنے فرمایا ہم اسپر فخر نہیں کرتے۔ اجرت دیکر کشتی پر جائینگے ہمکو کرامت نہیں چاہئے۔ ولادت آپکی ۱۳۱ھ میں اور وفات آپکی بروز جمعہ پندرھویں شعبان ۲۶۱ھ میں

Marfat.com

ہوئی - مزار مبارک شہر بسطام میں - یہ شہر ملک فارس میں ہے - تاریخ وفات اکرم ست ۲۶۱

۷ حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ آپ بڑے اولیاء کاملین سے غوث زمانہ تھے - آپنے تربیت حضرت بایزید رضہ کی روحانیت سے پائی - اور تکمیل کو پہنچے - اور ظاہری سلسلہ آپکا حضرت بایزید رضہ تک اسطرح ہے - کہ آپ مرید حضرت شیخ ابوالمظفر مولانا ترک طوسی رضہ کے اور وہ مرید حضرت ابو یزید عشقی رضہ کے - اور وہ حضرت شیخ محمد مغربی کے اور وہ حضرت بایزید بسطامی رضہ کے آپ بڑے صاحب کرامات تھے - ایکروز ایک جگہ آپنے زمین کھودی تو اس سے چاندی اور سونا - اور جواہرات نکلا آپنے سبکو پھینک کر فرمایا - کہ ہم خدا کو چھوڑ کر دنیا کو نہیں لیتے ایک مرتبہ گرم تنور میں آپنے دست مبارک ڈالکر زندہ مچھلی نکالی - ایک دفعہ آپ پیو ر تعمیر فرما رہے تھے - اور شیخ بو علی سینا کھڑے ہوئے دیکھ رہے تھے - اتفاقاً بسولی نیچے گر پڑی - پھر وہ بسولی خود بخود آپکے ہاتھ میں آگئی - یہ دیکھکر شیخ حیران ہوگئے - ایکبار محمود بادشاہ کو آپنے اپنا پیرہن مبارک دیا - جب محمود سومنات کی لڑائی پر گئے - اور بڑی مشکل پیش آئی - یعنی شکست کا وقت قریب آگیا - اُسوقت محمود نے پیرہن مبارک اپنے ہاتھوں میں لیکر دعا مانگی کہ الٰہی اسکی برکت سے فتح دے - اللہ تعالےٰ نے اُنکو فوراً فتحیاب کیا - شب کو خواب میں آپنے محمود سے فرمایا - کہ تو نے میرے پیرہن کی کچھ قدر نہ کی - اگر تو اُس وقت سبکے اسلام کے واسطے دعا مانگتا - تو اللہ تعالےٰ سبکو مشرف باسلام فرماتا - وفات آپکی شب عاشورہ محرم ۴۲۵ھ میں ہوئی مزار مبارک خرقان میں ہے - خرقان مضافات بسطام سے ہے - تاریخ وفات نائب رسول اللہ ۴۲۵ھ

۸ حضرت خواجہ ابو علی فارمدی رضی اللہ تعالےٰ عنہ آپنے فیض باطنی حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی سے پایا آپکے ایک مرید حمزہ نامی کی ہانڈی جسمیں گوشت رکھا تھا - پھوٹ گئی - اور گوشت کتا کھا گیا - آپنے بدون اُنکے عرض کرنیکے اُنسے فرمایا - کہ جو مرید اپنے پیر کا کہنا نہیں مانتا اُسکی ہانڈی یونہی پھوٹا کرتی ہے - اور گوشت کتا کھا لیتا ہے - ولادت آپکی سنہ ۴۳۴ھ میں

Marfat.com

اور وفات چودھویں ربیع الاول ۴۹۲ھ کو ہوئی۔ مزار پرانوار طوس میں ہے۔ جسکو اب مشہد کہتے ہیں
اور فارمد ایک موضع ہے مضافات طوس سے عارف زبدۂ حق تاریخ الیشان ہے

9 حضرت خواجہ محمد یوسف ہمدانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپنے فیض باطنی حضرت خواجہ ابو علی فارمدی سے پایا۔ اور کملائے اولیا میں سے آپ ہیں۔ آپکی تصنیفات میں کتاب زینت الحیا۔ اور منازل السالکین اور منازل السائرین ہیں۔ حضرت علی برغش رضنے چند جزبارے آپنے خواب میں آنکو بتایا کہ یہ جزمیری کتاب زینت الحیا کے ہیں۔ ایک شخص نے عین وقت وعظ کے بیچ آپسے کوئی مسئلہ دریافت کیا۔ آپنے فرمایا بیٹھ جاؤ۔ شاید مرتے وقت تم ایماندار نہو گے آخر ایسا ہی ہوا کہ وہ بادشاہ روم کے پاس سفیر ہوکر گیا۔ اور وہاں نصرانی ہوکر مرا۔ ولادت آپکی ۴۴۰ھ میں اور وفات ستائیسویں رجب المرجب ۵۳۵ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک مرو میں ہے۔ جہاں ایک شہر ملک فارس میں ہے۔ ہو امام العارفین تاریخ الیشان ہے

10 حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپنے فیض باطنی حضرت خواجہ محمد یوسف ہمدانی رضسے پایا۔ اور حضرت خضر علیہ السلام سے خفیہ ذکر کی تعلیم پائی۔ پہلے آپ ذکر نفی اثبات باآواز بلند کیا کرتے تھے۔ آپ بڑے کامل و اکمل سرفتر طبقہ خواجگان ہیں آپ آپکا مرتبہ ولایت یہانتک بڑہا ہوا تہا۔ کہ روز مرہ ایک وقت کی نماز قوت باطنی سے بیت اللہ شریف میں پڑہا کرتے تھے۔ آپکا وصیت نامہ آداب طریقت میں مشہور ہے۔ جو خواجہ کبیر کو آپنے تحریر فرمایا تہا۔ آپکی یہ آٹھ اصطلاحیں۔ ہوش در دم۔ نظر بر قدم۔ سفر در وطن۔ خلوت در انجمن۔ یاد کرد۔ باز گشت۔ نگاہداشت۔ یادداشت۔ طریقہ عالیہ نقشبندیہ میں مشہور ہیں۔ اور طریقہ خواجگان کی بنا انہیں پر ہے۔ وفات آپکی بارہ ربیع الاول ۵۷۵ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک غجدوان میں۔ غجدوان بخارا سے قریب تین کوس کے ہے۔ مطلع

11 حضرت خواجہ محمد عارف ریوگری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپ عظمائے اولیاء اور کبرائے مشائخ ترک سے ہیں۔ علم حلم۔ تقوے۔ نہایت درجہ رکھتے تھے فیض باطنی آپنے

ورفعت تاریخ الیشان

حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی رضہ سے حاصل کیا۔ اور مدت دراز تک سجادۂ ارشاد پر جلوہ افروز رہے۔
وفات آپکی غرۂ شوال ۶۱۶ھ میں ہوئی۔ مزار مقدس ریوگر میں (۱۶) سولہ کوس بخارا سے ہے۔ آپکی عمر مبارک
تخمیناً ایک سو پچیس (۱۲۵) سال کی ہوئی۔ شمس بہج ہدا تاریخ ارتحال ایشان است

۱۲ حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رضی اللہ تعالے عنہ آپنے فیض باطنی حضرت خواجہ محمد عارف رض سے حاصل کیا۔
انکے اصحاب میں آپ بڑے ممتاز اور خلوت و جلوت میں یکساں تھے۔ ایک بزرگ نے حضرت خضر علیہ السلام سے
دریافت کیا۔ کہ اس زمانہ میں کون صاحب جادۂ استقامت پر مستقیم ہیں۔ فرمایا حضرت خواجہ محمود انجیر
فغنوی۔ آپ گلکاری کا کام کیا کرتے تھے۔ خواجہ دہقان قلبی کے انتقال کے وقت آپکی روح پاک
علیین سے انکے پاس آئی۔ اور واپسی میں حضرت خواجہ علی رامیتنی رضہ کے سر پر جو آپکے خلیفہ جلیل القدر تھے
بصورت مرغ سفید اڑتے ہوئے گذرے اور بزبان فصیح نہایت شفقت سے فرمایا۔ کہ اے علی مردانہ ہو
اور اپنے کام میں ہر دم مشغول رہ۔ اس آواز سے عجیب کیفیت طاری ہوئی کہ جس سے تمام اہل مجلس
بیہوش ہوگئے۔ ریوگر ایک گاؤں بخارا سے (۱۶) سولہ کوس ہے۔ وہاں سے غجدوان ایک کوس
شرعی ہے۔ وفات آپکی سترہ (۱۷) ربیع الاول ۷۱۵ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک موضع انجیر فغنی میں
یہ سات (۷) کوس بخارا سے ہے۔ بادشاہ عارفان تاریخ ارتحال ایشان است

۱۳ حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی رضی اللہ تعالے عنہ آپنے فیض باطنی حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رضہ سے
حاصل کیا۔ اور بڑے زبردست اولیاء صاحب کمال و کرامات سے ہوئے۔ آپ نساجی کا کام
کرتے تھے۔ ایک روز سید آتا صاحب کا لڑکا ترک پکڑ کر لیگئے۔ سید صاحب آپکی خدمت میں آئے۔
اور یہ ماجرا بیان کیا۔ آپنے فرمایا جب تک لڑکا نہ آئیگا میں کھانا نہ کھاؤنگا۔ تھوڑی دیر گذری کہ لڑکا
آپکے پاس آگیا۔ ایک روز دس شخصوں نے یکے بعد دیگرے آپسے عرض کیا کہ آج آپ میرے مکان پر
کھانا تناول فرمائیں۔ آپنے ہر شخص سے اقرار کرلیا۔ اور شام کو ایک ہی وقت سب کے مکانوں پر موجود ہوئے
ایک دفع آپکے ایک غلام نے عرض کی کہ حضرت میں ہم شکل آپکے ہو جاؤں۔ پس آپکی توجہ سے وہ بالکل
صورت و سیرت میں ہم شکل آپکے ہوگیا۔ مگر پھر چالیس دن زندہ رہا۔ خوارزم میں آپنے اشاعت فیض

Marfat.com

جاری کیا کہ ہر روز دو مزدوروں کو بلاتے اور انکو وضو کرا کر ذکر الٰہی کراتے اور اپنی توجہ سے انکے قلبوں کو
نورانی کرتے اور شام کو مزدوری دیکر رخصت فرماتے۔ اسطرح ہزارہا آدمیوں کو گروہ اولیاء میں داخل
کر دیا۔ وفات آپکی بروز دوشنبہ ستائیسویں (۲۷) رمضان المبارک ۷۲۱ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک شہر خوارزم
میں کہ جو ملک فارس میں ہے۔ رامتین قصبہ ہے۔ بخارا سے (۶) چھ میل پر۔ نسّاج بفتح و تشدید۔
باخذہ کشف اللغات مولانا روم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ؎

گر نہ علم حال فوق قال بودی کے شدے		بندۂ اعیان بخارا خواجۂ نساج را	

ایک مشہور شہر خوارزم میں ہے۔ مقصد وصلت و یک زہجرت بود رفت آن شبلی و جنید زمان

۱۴ حضرت خواجہ محمد بابا سماسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپنے فیض باطنی حضرت خواجہ علی رامیتنی رضہ سے پایا
اور اولیاء اولوالعزم سے ہوئے۔ جب آپ کوشک ہندوان مسکن حضرت خواجہ سید بہاء الدین
نقشبند رضہ سے گذرتے تو فرماتے کہ یہاں سے ایک شخص کی خوشبو آتی ہے جسکی قدموں کی
برکت سے یہ کوشک ہندوان قصر عرفان ہو جائیگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا وفات آپکی دسویں (۱۰) جمادی الآخر
۷۵۵ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک سماس میں ہے۔ جو قریب بخارا کے ہے۔ ہادی و اصل باخدا

۱۵ حضرت سید امیر کلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ ولی مادرزاد تھے۔ ابتدائی زمانہ شباب میں
آپکو کشتی کا شوق تھا۔ ایکروز حضرت خواجہ محمد بابا سماسی جہاں آپ کشتی لڑ رہے تھے تشریف لیگئے
اور آپ کو دیکھا۔ آپ بے قرار ہو کر دوڑے اور حضرت کے قدم مبارک پر گرے۔ اور مرید ہو کر
فیض باطنی حاصل کیا۔ اٹھائیس (۲۸) برس آپ حضرت پیر و مرشد کی خدمت میں رہے۔ اور جامع علوم
شریعت و طریقت و حقیقت و معرفت ہوئے۔ کام آپ زراعت کا کیا کرتے تھے۔ وفات آپکی
بروز پنجشنبہ بوقت بعد نماز فجر پندرہویں (۱۵) جمادی الثانی ۷۷۲ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک سوخاریہ میں ہے
جو مضافات بخارا سے ہے۔ صاحب انوار عرفان بود تاریخ ارتحال ایشان ہست

۱۶ حضرت خواجۂ خواجگان پیر پیران امام الطریقہ سید بہاء الدین نقشبند مشکلکشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ
آپ سر حلقۂ خواجگان نقشبند اور امام طریقہ ہیں۔ بچپن سے آپکے چہرۂ مبارک سے آثار کرامت

Marfat.com

اور وجاہت ظاہر تھے۔ اور حضرت خواجہ محمد بابا سماسی رحؒ کی فرزندی میں سرفراز تھے۔ اور فیض باطنی
حضرت سید امیر کلال رحؒ سے پایا۔ اور تکمیل حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحؒ کے روحانیت سے
پائی۔ حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رحؒ کے وقت سے حضرت سید امیر کلال رحؒ تک حضرات طریقت
ذکر جہر بھی کرتے تھے۔ آپنے جہر چھوڑ کر خفی کو جاری فرمایا۔ آپ اس طریقہ عالیہ میں بڑے صاحب کرامت
و ولایت ہیں۔ ایک روز آپنے حضرت خواجہ علاء الدین رحؒ کے پاؤں پر اپنا قدم مبارک رکھدیا۔
اُسیوقت تمام عالم اُن پر منکشف ہوگیا۔ حضرت مولانا محمد عارف رحؒ خوارزم میں تھے۔
آپنے بخارا میں تمام حال اُنکا بیان کردیا۔ جب لوگوں نے تحقیق کیا تو اسیطرح پایا۔ جو آپنے بیان
کیا تھا۔ ایکمرتبہ آپنے اپنی ایک حالت میں حضرت خواجہ محمد زاہد رحؒ سے فرمایا۔ کہ مرجاؤ۔ وہ فوراً مرگئے۔
پھر باشارۂ غیبی فرمایا کہ زندہ ہوجاؤ۔ وہ زندہ ہوگئے۔ ایک شخص ایک رات اپنی محبوب کے ساتھ
بوس وکنار میں رہا۔ اور صبح کو آپکی خدمت میں حاضر ہوکر اشتیاق زیارت اور آپکی محبت کا اظہار
کیا۔ آپنے فرمایا واہ صاحب رات کو وہ کام کرو۔ اور دن میں ہمسے یوں کہو۔ ہمسے محبت رکھنے والے
اُس کام کو ہرگز نہیں کرتے ہیں۔ وہ شخص یہ سنکر نہایت شرمندہ ہوئے۔ اور اس فعل بد سے
سچی توبہ کی۔ ولادت آپکی بماہ محرم الحرام ۷۱۸ھ میں۔ اور وفات شب دوشنبہ تیسری ربیع الاول
۷۹۱ھ میں ہوئی۔ مزار پر انوار قصبہ عارفاں کہ جو تین میل بخارا سے ہے۔ قصر عرفان تاریخ
۱۷ حضرت خواجہ محمد علاؤ الدین عطار رضی اللہ تعالٰی عنہ آپنے فیض باطنی حضرت خواجہ سید بہاؤ الدین نقشبند
سے حاصل کیا۔ آپ جامع علوم ظاہری و باطنی بڑے صاحب کرامت و ولایت ہیں۔ آپ ایسا رتبہ
عالی رکھتے تھے۔ کہ جناب حضرت خواجہ بزرگ رحؒ سے جب آپ مسند ارشاد پر بیٹھے تو تمام اصحاب حضرت
خواجہ بزرگ رحؒ نے دوبارہ آپکے دست مبارک پر بیعت کی۔ ایک گروہ منکر لیکن جب آپنے نظر عنایت
ڈالی۔ فوراً انکار حق سبحانہ تعالٰی انکے دلوں سے جاتا رہا۔ ایک دفعہ آپکے ایک مرید نے کسی عورت پر نظر
ڈالی۔ جب آپکی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپنے غصہ سے فرمایا۔ کہ وہ بات بیان کرو۔ نہیں
بتادونگا۔ یہ سنکر وہ نہایت شرمندہ ہوئے۔ اور عرض کرکے توبہ کی۔ وفات آپکی شب چہارشنبہ کو

Marfat.com

بعد نماز عشاء کے بیسویں تاریخ رجب ۸۰۲ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک موضع جغانیاں میں ہے۔ جو کہ ملک ماوراء النہر میں ہے۔ شمس عارفاں تاریخ وفات شریف انکی ہے

۱۸ حضرت مولانا محمد یعقوب چرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ بڑے اصحاب کامل و اکمل حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند رض کے تھے۔ باطنی فیض آپنے حضرت خواجہ محمد علاء الدین عطار رض سے پایا۔ آپنے کلام اللہ شریف کے آخر کے دو پارہ کی تفسیر لکھی ہے۔ اور بڑے اسرار اُسمیں لکھے ہیں۔
اُسکو دیکھنے سے ذوق و شوق بہت ہوتا ہے۔ آپسے ایک روز حضرت خواجہ نقشبند رض نے فرمایا تھا۔ کہ تمہارا ہاتھ گویا میرا ہاتھ ہوگا۔ اور جو تمسے مرید ہوگا۔ وہ بعینہ میرا مرید ہوگا۔ آپ موضع چرخ کے رہنے والے تھے۔ وفات آپکی پانچویں صفر ۸۵۱ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک موضع ہلغتو یہ موضع ملک خراسان میں واقع ہے۔ شمس الہدایت تاریخ وصال کی ہے

۱۹ حضرت خواجہ ناصر الدین المعروف بہ خواجہ عبید اللہ احرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپ ولی مادرزاد تھے۔ آپنے فیض حضرت مولانا یعقوب چرخی رض سے پایا اور ایک نور کامل ہو گئے۔ حضرت مولانا ممدوح رض نے آپکی نسبت فرمایا ہے کہ طالبان حق میں طالب ایسا ہونا چاہئے۔ آپ بڑے صاحب کرامت اور ولایت تھے۔ حضرت خواجہ ترک ثانی آپکے مرید ایک روز ہوا پر اُڑتے ہوئے جاتے تھے آپنے یہ گستاخی انکی دیکھکر تمام حال سلب فرما لیا۔ اِس بات پر وہ آپکے دشمن جانی ہو گئے۔
ایک روز تنہا پاکر چاہا کہ مار ڈالوں۔ اور قریب جاکر چاہتے تھے کہ چھری ماریں اُسوقت فوراً آپ ایک چرواہے کی شکل میں اُنکو ظاہر ہوئے۔ اُنہوں نے حیران ہوکر تامل کیا۔ آپنے اُنکے ہاتھ سے چھری چھینکر اور اپنی اصلی صورت میں ہوکر فرمایا۔ کہ بتا اب میں تیرا کیا حال کروں۔ وہ قدم مبارک پر گر پڑے اور توبہ کرکے معافی چاہی۔ آپنے اُنکا قصور معاف فرما دیا۔ اور جو حال سلب فرمایا تھا۔ عطا فرما دیا۔ سبحان اللہ کیا آپکی رحمت تھی۔ شیخ ابو سعید جو آپکے معتقدوں میں سے تھے وہ ایک روز اپنے مکان میں ایک عورت جمیلہ پر ہاتھ ڈالنا چاہتے تھے۔ ناگاہ حضرت کی آواز اُنہوں نے سنی کہ فرماتے ہیں۔ اے ابو سعید کیا کرتا ہے۔ ابو سعید آپکی آواز سے نہایت

Marfat.com

منفعل ہوے۔ اور اُس فعل ناجائز سے بچ گئے۔ ایکبار چند خادم آپکی بازار کو گئے تھے۔ ایک صاحب
خوشجمال کو دیکھنے لگے۔ دوسرے نے منع کیا۔ اُنہوں نے جواب دیا کہ میں شہوت نفسانی
سے نہیں دیکھتا ہوں۔ جب واپس آئے قبل اسکے کہ کچھ کہیں آپنے فرمایا کہ میں تو ابتک نفس کے
مکر سے مطمئن نہیں ہوں۔ آپ کب سے ایسے ہوگئے۔ کہ بدون شہوت نفسانی کے دیکھنے لگے۔
وہ بہت شرمندہ ہوے اور توبہ کی۔ جو خطرہ کسیکے دلمیں گزرتا تھا۔ آپ فوراً بنظر ہدایت
ظاہر فرما دیتے تھے۔ ولادت آپکی ماہ رمضان المبارک ۸۰۶ھ میں اور وفات بروز شب دوشنبہ
انتیسویں (۲۹) ربیع الاول ۸۹۵ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک سمرقند میں ہے۔ خواجۂ عابدان عبید اللہ

۲۰ حضرت مولانا محمد زاہد رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔ آپ اقربا سے حضرت مولانا یعقوب چرخی رض سے ہیں۔
فیض باطنی حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رضی اللہ عنہ سے حاصل کیا۔ آپ انکے بڑے مقبولوں اور عاشقوں
اور محرموں میں تھے۔ اور جامع علوم ظاہر و باطن تھے۔ مرید ہونیسے پہلے ہمیشہ زہد و ریاضت
میں مشغول رہتے تھے۔ ایکروز باشارہ غیبی حضرت خواجہ احرار رض کی خدمت فیضدرجت میں آئے
اور بیعت کی۔ اور آناً فاناً میں تکمیل کو پہنچے۔ اور اُسیوقت آپکو حضرت خواجہ رض نے صاحب ارشاد
کیا۔ آپنے ایک عالم کو اپنے فیضان سے مالا مال کیا۔ وفات آپکی غرہ ربیع الاول ۹۳۶ھ میں ہوئی
مزار مبارک موضع وخش میں۔ یہ مضافات ملک حصار سے ہے۔ ہادیٔ شیخ تاریخ ہے

۲۱ حضرت مولانا خواجہ درویش محمد رضی اللہ تعالےٰ عنہ آپ برادر ہمشیرزادہ بھی حضرت مولانا محمد زاہد رض
کے تھے۔ اور خلیفہ بھی۔ آپنے بیعت ہونیکے بعد پندرہ (۱۵) برس تک نہایت مشکل زہد و ریاضت کی
ایک روز سخت بھوک کی حالتمیں آپ آسمان کی طرف دیکھنے لگے۔ اُسوقت حضرت خضر علیہ السلام
آئے اور فرمایا کہ حضرت خواجہ محمد زاہد رض کی خدمت میں جاؤ اور اُنسے صبر و قناعت سیکھو
آپ انکی خدمتمیں آئے۔ اور کمال کو پہنچے۔ ایک مدت تک آپ مسند ارشاد پر رونق افروز رہے
اور عالم کو دولت فیض سے مالا مال کیا۔ وفات آپکی اُنیس محرم ۹۷۰ھ کو ہوئی۔ مزار مبارک موضع
اسفرار میں جو مضافات شہر سبز ملک ماوراء النہر سے ہے۔ زہی شیخ ابدال تاریخ گفت

۲۲ حضرت مولانا محمد خواجگی امکنگی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپنے فیض باطنی والد ماجد حضرت مولانا درویش محمد رح
سے پایا۔ آپ بڑے کامل و اکمل ہوئے۔ تیس برس تک اپنا کمال چھپائے رہے۔ ایکمرتبہ
تین آدمی آپکے امتحان کرامت کیلئے آئے۔ اور جو جو کچہ اپنے دل میں سوچا اور چاہا تہا۔
آپنے وہی فرمایا۔ اور ارشاد کیا۔ کہ اس گروہ کا حال مختلف ہے۔ انکے پاس امتحان کی ارادہ
سے آنا نہ چاہیئے۔ ایسے خیالات کے سبب سے انکے برکات سے محرومی رہتی ہے۔ انکے
دیکھنے کو خالصاً لوجہ اللہ آنا چاہیئے۔ ایکدفعہ عبداللہ خاں والی توران نے آپکو خواب میں جناب سالتمآب
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کمر بستہ حاضر دیکھا۔ جب خواب سے بیدار ہوا تو آپسے ملا۔ اور بیچ آنکے
قدمبوس ہوا۔ ولادت آپکی ۹۱۸ھ میں اور وفات آپکی بائیسویں شعبان ۱۰۰۸ھ میں ہوئی۔
مزار مبارک قصبہ امکنگ میں۔ جو شہر بخارا سے تین میل ہے۔ مرکز دائرہ قطبیت تاریخ ہے

۲۳ حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپ سمرقند کے رہنے والے تھے۔
اول آپنے حضرت خواجہ احرار رض کی روحانیت سے تربیت پائی۔ پھر بہ بشارت حضرت
خواجہ احرار رض حضرت مولانا خواجگی امکنگی رض کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔
اور مرید ہوکر فیض باطنی حاصل کیا۔ اور فقط تین دن میں کامل و اکمل ہوگئے۔ پھر حضرت
پیر و مرشد کی خدمت سے باجازت رخصت ہوکر دہلی میں تشریف لائے۔ دہلی میں بہت سی
بڑی کرامتیں آپسے ظاہر ہوئیں۔ اور آپ بہت جذب و عشق رکھتے تھے۔ اور بہت کم سوتے تھے
اور نہایت قلیل کھانا تناول فرماتے اور بہت ہی کم بات کرتے تھے۔ شیخ چاند نام مرد تھے
آپنے انکو اپنے سینہ فیض گنجینہ سے لگایا۔ فوراً وہ مرض انکا جاتا رہا۔ ایکمرتبہ ایک لڑکا قلعہ
پر سے گرکر مرگیا۔ آپنے فرمایا۔ یہ مرا نہیں ہے صدمہ کیوجہ سے یہ حالت ہوگئی ہے۔
یہ فرماکر اس لڑکے کو آپ اٹھا کر اپنے حجرہ میں لیگئے۔ اور تھوڑی دیر کے بعد اسکا ہاتھ
پکڑے ہوئے آپ باہر لائے۔ اور فرمایا کہ دیکھو یہ مرا نہیں تہا۔ لوگ حیران ہوگئے۔
(۲۵)
ولادت آپکی ۹۷۱ھ میں اور وفات پچیسویں جمادی الآخر ۱۰۱۲ھ میں اکتالیس برس کی عمر شریف

Marfat.com

میں ہوئی۔ مزار مبارک دہلی میں بیرون شہر اجمیری دروازہ۔ بحر معرفت بود تاریخ وفات ہے

۲۴ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی سردار طریقہ نقشبندی شیخ احمد سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
آپنے فیض باطنی حضرت خواجہ باقی باللہ رحؒ سے حاصل کیا۔ آپ بڑے کامل و اکمل پیشوائے طریقہ تھے
اور آپ مرتبہ نہایت کے صاحب کرامت و ولایت و ہدایت تھے۔ تمام عالم میں آپکے فیضان
کی ابتک دھوم ہے۔ اور رہیگی۔ اس واسطے کہ آپ تو مجدد الف ہیں۔ یہ مرتبہ عالی تو خاص
آپہی کا ہے۔ آپکے حالات بیان سے باہر ہیں۔ آپکی تعریف کرنا محال ہے۔
کتاب مقامات سعیدیہ میں لکھا ہے کہ آپکے پیرو مرشد حضرت خواجہ صاحبؒ نے فرمایا۔
شیخ احمد جی ایک آفتاب ہیں کہ جسکی روشنی میں مجھ جیسے ستارے ہزاروں گم ہیں۔ آپکی فضائل و معارف
آپہی کے مکتوبات شریف سے ظاہر ہوتے ہیں۔ ولادت شریف آپکی نو سو اکہتر ۹۷۱ھ میں
اور وفات شریف اٹھائیسویں (۲۸) صفر ۱۰۳۴ھ میں ہوئی۔ عمر شریف آپکی ترسٹھ (۶۳) سال کی ہوئی
مزار مقدس و منور سرہند شریف میں ہے۔ ظل محمدؐ بود تاریخ وفات سے ہے

۲۵ حضرت عروۃ الوثقیٰ خواجہ شیخ محمد معصوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپکی تعریف بھی بیان سے باہر ہے
اس جگہ اتنی کافی ہے۔ کہ آپ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحؒ کے سب سے منجھلے صاحبزادہ
اور دوسرے خلیفہ ہیں۔ آپکے انوار سے عالم منور ہے۔ اور آپکے فیضان سے جہان فیضیاب
ہے۔ ولادت آپکی گیارھویں (۱۱) شوال ۱۰۰۷ھ یا ۱۰۰۹ھ میں اور وفات بروز دوشنبہ نویں (۹) ربیع الاول
۱۰۷۹ھ میں ہوئی۔ مزار مقدس سرہند شریف میں قریب روضہ مبارک حضرت امام ربانیؒ کے ہے

۲۶ حضرت خواجہ شیخ سیف الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپ پانچویں فرزند لخت جگر عروۃ الوثقیٰ حضرت
خواجہ محمد معصوم رحؒ کے ہیں۔ آپ کمالات ظاہری و باطنی و مقامات شریعت و ثبات
طریقت میں مثل اپنے پدر بزرگوار کے تھے۔ اور آپہی سے فیض باطنی حاصل کیا۔ ولادت آپکی
۱۰۵۵ھ میں اور وفات بیسویں (۲۰) جمادی الاولیٰ ۱۰۹۶ھ کی رات میں ہوئی۔ مزار مبارک آپکا
سرہند شریف میں قریب روضہ مقدس حضرت امام ربانی رحؒ جنوب کی جانب ہے۔

Marfat.com

۲۷ حضرت سید السادات سید نور محمد بدایونی رضی اللہ تعالے عنہ۔ آپنے فیض باطنی حضرت خواجہ شیخ سیف الدین رض سے حاصل کیا۔ آپ پندرہ (۱۵) برس تک مست بیہوش رہے۔ آپ کئی کئی روز کا کہانا۔ یعنی نان جویں پکا لیتے تھے۔ اور جب بہت بہوک معلوم ہوتی تو ایک ٹکڑا توڑ کر کہا لیتے۔ اتباع سنت کی حالت یہاں تک تہی۔ کہ ایک روز پائخانہ میں بہولے سے سیدھا پاؤں رکہدیا تہا۔ اسکی وجہ سے تین دن تک فیض بند رہا۔ کثرت مراقبہ سے پشت مبارک میں خم ہوگیا تہا۔ ہمیشہ آپ اہل دنیا سے بہت گہبراتے تھے۔ جب کبہی کسی سے عاریتاً کوئی کتاب منگاتے تو تین روز تک اُس کتاب کو ہاتھ نہ لگاتے تھے۔ اور فرماتے تہی کہ غفلت دنیادار و نکی مثل غلاف کے لپٹی ہوئی ہے۔ ایک دفع ایک فاحشہ عورت نے آپکے ایک مرید کو زنا پر آمادہ کیا۔ عین موقع قربت پر آپکی نورانی صورت دونوں کے درمیان حائل ہوگئی۔ وہ عورت گہبرا کر چلانے لگی۔ اور مرید نے نہایت منفعل ہو کر توبہ کی۔ آپکی کرم سے دونوں عذاب زنا سے بچ گئے۔ وفات آپکی گیارہویں (۱۱) تاریخ ذلقعدہ ۱۱۳۵ھ میں ہوئی مزار مبارک باہر موضع غیاثپور جنوب کی جانب قریب نالہ کے زمین زراعت میں خام ہے۔ یہ موضع دہلی سے پانچ کوس ہے۔

۲۸ حضرت محمد شمس الدین حبیب اللہ مرزا جان جاناں مظہر شہید رضی اللہ تعالے عنہ۔ آپنے فیض باطنی حضرت سید نور محمد بدایونی رض سے سولہ برس کی عمر میں حاصل کیا۔ اور کمالات مجددیہ کو پہنچے۔ آپ بڑا جذب و عشق رکھتے تھے۔ اور اتباع سنت پر نہایت مستقیم تھے کرامتیں آپسے بجید و نہایت واقع ہوئی ہیں۔ ایکمرتبہ محمد قاسم عظیم آبادی آپکے مرید قید ہو گئے اُنکے بہائی نے آپسے عرض کیا۔ فرمایا کہ اُنکا ہمارے پاس خط آیا ہے۔ انشاء اللہ تعالے کل کو وہ چہوٹ آوینگے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ایک دفع قبرستان میں ایک شخص نے آپ سے ایک قبر کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ کہ یہ قبر میرے دوست کی ہے۔ اُسکا حال بیان فرمایئے۔ آپنے فرمایا کہ تو جہوٹ کہتا ہے یہ قبر ایک عورت کی ہے تیرے دوست کی نہیں ہے۔

Marfat.com

وہ نہایت شرمندہ ہوا۔ واقعی وہ قبر عورت کی ہی نکلی۔ ولادت آپکی گیارہویں رمضان المبارک ۱۱۱۱ھ روز جمعہ بوقت صبح اور شہادت شب شنبہ دسویں محرم الحرام ۱۱۹۵ھ میں ہوئی۔ ایک ناحق پرست نے آپکے سینہ مبارک پر طپنچہ کی گولی ماری۔ آپ اس صدمہ سے بیہوش ہو گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد ہوش ہوا تو فرمایا۔ الحمدللہ۔ جو آرزو تھی بر آئی۔ بادشاہ نے نام قاتل کا دریافت کیا۔ آپنے نہ بتایا۔ اور فرمایا۔ کہ ہمنے اپنا خون بخشدیا۔ اور پھر فرمایا کہ زندہ کے مارنے پر قصاص ہے۔ مردہ کے مارنے پر نہیں ہے۔ مزار پرانوار شہر دہلی میں اندر خانقاہ حضرت شاہ غلام علی رضی اللہ تعالے عنہ میں۔

۲۹ حضرت مجدد مائۃ محمد عبداللہ معروف شاہ غلام علی رضی اللہ تعالے عنہ آپ ملک پنجاب شہر پٹیالہ میں پیدا ہوئے۔ جب سن بلوغ کو پہنچے تو بہ الہام غیبی وہاں سے دہلی میں تشریف لائے۔ اور مشایخ وقت سے ملے۔ اور بائیس ۲۲ سال کی عمر میں حضرت مرزا صاحب رح کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر مرید ہوئے۔ اور ۱۱۸۰ھ میں تکمیل کو پہنچے۔ اور خرقہ خلافت پایا۔ اور بعد شہادت حضرت پیر روشنضمیر آپکے جانشین ہوئے۔ اور ہزارہا آدمیوں کو دولت فیض سے مالامال کیا۔ ابتدائی زمانہ میں۔ آپ ہر روز سوائے چوبیس ہزار ۲۴۰۰۰ ذکر کے دس پارہ قرآن مجید کے پڑھتے۔ اور دس ہزار مرتبہ ذکر نفی واثبات کرتے تھے۔ آپکی نسبت ایسی قوی تھی۔ کہ تمام خانقاہ پُرنور رہتی تھی۔ اکثر فاسق و فاجر اور کافر آپکی توجہ سے تائب ہوتے تھے۔
ایک دفعہ ایک برہمن کا جوان لڑکا کہ بہت خوبصورت تھا۔ آپکی محفل مبارک میں آیا۔ آپ اسکی طرف متوجہ ہوئے۔ وہ فوراً بیقرار ہوا۔ اور اسیوقت زنار توڑ کر مسلمان ہوا اور آپکی خدام میں داخل ہوکر دولت باطنی سے مالامال ہوا۔ ولادت آپکی ۱۱۵۶ھ میں اور وفات بائیسویں تاریخ ماہ صفر ۱۲۴۰ھ میں شنبہ کو ہوئی۔ مزار مبارک دہلی میں اندر خانقاہ کے پہلو میں پیر بزرگوار حضرت مرزا صاحب رح کے ہے۔

۳۰ حضرت شاہ ابو سعید رضی اللہ تعالے عنہ آپ حضرت عروۃ الوثقے۔ خواجہ محمد معصوم رح بن حضرت

Marfat.com

امام ربانی مجدد الف ثانی رضہ کی اولاد میں ہیں۔ آپنے فیض باطنی حضرت شاہ غلام علی رضہ سے پایا اور تھوڑی مدت میں آپ بڑے کمال کو پہنچے۔ کرامتیں آپسے متواتر ہوتی تھیں۔ ایک بار آپنے گاڑی بھری ہوئی دریا میں ڈلوادی۔ وہ پانی پر ایسی چلتی تھی جیسے زمین پر چلتی ہے۔ گاڑیبان یہ کرامت دیکھکر ایمان لایا۔ اور آپکا بڑا معتقد ہوا۔ ایکروز آپ دہلی کے قلعہ میں تشریف رکھتے تھے۔ وہاں ایک شہزادہ نے عرض کیا کہ مینے کبھی کسی بزرگ کی کرامت نہیں دیکھی ہے۔ یہ سنکر آپنے ایک نعرہ مارا کہ جسکے سنتے ہی تمام حاضرین بیہوش ہوکر گر پڑے۔ اِس کرامت سے سب لوگ نہایت معتقد ہوے ولادت آپکی ریاست رامپور میں دوسری تاریخ ذیقعدہ سنہ ۱۱۹۶ھ میں اور وفات آپکی بمقام ریاست ٹونک شنبہ کے دن بتاریخ یکم شوال سنہ ۱۲۵۰ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک شہر دہلی اندر خانقاہ موصوف پہلو میں اپنے پیر بزرگوار کے ہے۔

۳۱ حضرت شاہ احمد سعید رضی اللہ تعالے عنہ آپ مشائخ زمانہ میں یکتا تھے۔ آپکی نسبت نہایت درجہ قوی تھی۔ بڑے بڑے عالم فاضل حاضر ہوتے۔ اور زمرۂ خدام میں داخل ہوکر دولت معرفت سے مالا مال ہوتے۔ اکثر فساق فجار اور کفار آپسے ہدایت پاتے۔ ہزاروں آپسے صحبت رکھنے کی بدولت مرتبہ ولایت کو پہنچے۔ آپنے فیض باطنی حضرت شاہ غلام علی رضہ سے پایا۔ اور مرتبہ کمال کو پہنچکر خلافت پائی۔ چونکہ آپکے پدر بزرگوار حضرت شاہ ابو سعید رضہ بھی حضرت شاہ غلام علی رضہ کے خلیفہ تھے اور آپنے آپسے بھی فیض باطنی حاصل کیا تھا۔ اِس سبب سے اسم مبارک شجرۂ عالیہ میں رکھا ہے ولادت آپکی غرۂ ربیع الآخر سنہ ۱۲۱۷ھ میں اور وفات سہ شنبہ کے دن دوسری تاریخ ربیع الاول سنہ ۱۲۷۷ھ میں ہوئی۔ مزار پرانوار مدینہ منورہ بقیع میں قریب قبۂ مطہرہ ذوالنورین امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالے عنہ قبلہ کی جانب ہے۔

۳۲ حضرت مولانا و مرشدنا میاں محمد ولی النبی صاحب فاروقی نقشبندی مجددی مد ظلہ العالی۔ آپنے فیض باطنی حضرت شاہ احمد سعید رضہ سے پایا۔ حضرت شاہ صاحب آپسے نہایت خصوصیت رکھتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے مولوی ولی النبی صاحب اسم بامسمّٰی ہیں۔ اور ہمارے دوستوں میں ہمکو یہ محبوب تر ہیں آ

Marfat.com

آپکی حلم سے سب آپکو جانتے واسکے بخوبی واقف ہیں آپکی فیضان سے ہزارہا آدمی فیضیاب ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ یہ فیض آپکا اس صورت میں تادیر قائم رکھے۔ آپکے اوصاف اگرچہ یہی بیان کیے جاویں۔ تو یہ رسالہ ایک مستقل کتاب بنجاوے۔ آپکے آٹھ خلیفہ ہیں منشی شیخ محمد رشد علیخاں صاحب صدیقی حاجی مولوی محمد مجتبیٰ خاں صاحب پائندہ خاں صاحب دلائی کہ جنسے غزنی میں فیض جاری ہو رہا ہے۔ مولوی عبد العزیز صاحب رئیس سینتھ ضلع بلند شہر جنسے ہانگی ہر خورد و کلاں فیضیاب و بہرہ یاب ہیں۔ مولوی سید محمد حسین صاحب رئیس سلیم پور جو قریب غازی پور کے پورب کی جانب چھ کوس پر ہے۔ ۴۳

حضرت محمد رشد علیخاں صاحب معروف بہ منشی صاحب یعنی مد ظلہ العالی۔ اول آپنے فیض باطنی حضرت حافظ محمد عباس علیخاں صاحب اپنے چچا زاد بھائی رئیس امروہہ سے حاصل کیا۔ اور خلافت پائی بعدہٗ آپکا ظرف عالی دیکھکر حضرت حافظ صاحب ممدوح نے آپکو حضرت مولانا و مرشدنا محمد ولی النبی صاحب مد ظلہ العالی کی خدمت قدس میں پہنچایا۔ یہاں آپنے فیض پایا۔ اور تمام و کمال مقامات مجددیہ حاصل کرکے بمقام دہلی خانقاہ شریف میں بروز عرس حضرت مرشدنا صاحبؒ مجمع کثیر میں خلافت و خلعت سے معزز و ممتاز ہوئے۔ حضرت مولانا و مرشدنا نے اپنے دست مبارک سے آپکی فرق مبارک پر عمامہ باندھا اور جبہ پہنایا اس شان سے خلافت حضرت قبلہ و کعبہ کے خلفا میں آپ ہی کو ہوئی ہے۔ ایک مرتبہ حضرت صاحب قبلہ و کعبہ نے حضرت منشی صاحب قبلہ سے اس احقر کی موجودگی میں فرمایا کہ منشی صاحب آپ حلقہ میں شریک ہونے کے واسطے نہ آیا کیجیے اسواسطے کہ اب مجھ میں اور آپ میں کوئی فرق نہیں رہا ہے۔ جو میں ہوں۔ وہی آپ ہیں۔ اب اگر حلقہ کے وقت آپ ہوتے ہیں تو حضرت صاحب قبلہ و کعبہ آپ کو رخصت فرما دیتے ہیں۔ یا خود اندرون تخانہ کو تشریف لیجاتے ہیں۔ اس غرض سے کہ خدام کو آپ توجہ دیں۔ ولادت شریف آپکی پیر کے دن بتاریخ دسویں شوال ۱۲۶۵ھ کو ہوئی۔ آپکا اسم مبارک تاریخی ہے۔ اللہ تعالیٰ بطفیل حضرات نقشبندیہ آپکی سلامتی میں اس احقر العباد کو اپنی محبت و معرفت عطا فرمائے۔ اور خاتمہ بخیر کرے۔ آمین ثم آمین

تمت

Marfat.com

نسب نامہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مناجات

الٰہی تو ہے ہر کہیں جلوہ گر — یہ قسمت کسی کی جو نہ آئے نظر
میسر مجھے وہ ابصار نہیں — وہ دل آشنائے حقیقت نہیں
نہیں دخلِ نقصاں تری ذات میں — تو یکتا ہے کامل ہے ہر بات میں
نثر ہو خواہش یہی صبح و مسا — میں ذرات پابند حرص و ہوا
تو خلّاق و رزّاق ہے بے شریک — تو سب سے جدا اور سب کا شریک
کوئی لکھے کس طرح تیری ثنا — نہ ہمسر کوئی نہ ثانی ترا
تو غفار و قہار ہے دوست پا — یہ حمد کا طے ہو گیا مرحلا
گنہ میں نے دن رات لاکھوں کیے — انہیں بخش دے تو نبی کے لیے
سوا تیرے کس سے کروں التجا — تجھی سے ہے امیدِ عفو و عطا
ٹھہرے قلم ہے ادب کا مقام — بس اب ہو نبی پر درود و سلام

سلام

صلوٰۃ و سلام احمد پاک پر — حبیبِ خدا شاہِ لولاک پر
سلام علیک اے شہ دوسرا — سلام علیک اے مہِ مجتبیٰ
رسولوں کے سرور سلام علیک — خلائق کے رہبر سلام علیک
سلام علیک اے شہِ انس و جاں — سلام علیک اے شفیعِ جہاں
نبی مکرم سلام علیک — رسولِ معظم سلام علیک
سلام آپ کی آلِ دیندار پر — اور اصحاب و ازواج اطہار پر

نسب نامہ مع تمہید

بس حمد لکھتا اب خامہ ہے — وہ اب نبی کا نسب نامہ ہے
مگر اصل مطلب سے پہلے بیاں — وہ احوال ہے قصے کا ضمنِ بیاں

Marfat.com

ہوا جس سے خلقت کا آغاز کار
یہ نقشہ کھنچا تہا بعدہ ہزار

اور انکی ہیں پہ نور سا آفتاب
ہوئی انسے خلقت ہیں سب فیضیاب

عیاں علم حق سے ارادہ ہوا
ارادے سے قدرتکو پیدا کیا

کیا پانیسے موج کو آشکار
بنی موج سے جہاگ انجام کار

زمیں سے عیاں صورت خاک کی
نشانی ہے جو قدرت پاک کی

نیا جلوہ اپنا ہویدا کیا
زمیں پر خلیفہ کو پیدا کیا

ملقب کیا لفظ آدم کے ساتہ
وہ کرتا رہا شکر ہر دم کے ساتہ

ہوئے شیث پہر انکی نور نظر
نبوت کے اکرام سے بہرہ ور

خدائے جہاں نے بعد کردو فرز
کیا انسے قینان کو جلوہ گر

بیارد ہوئے انکے پسر نجیب
پہر اخنوخ فرزند رفعت نشان

ہوئے انکے پیدا وہ عالی مقام
جنہیں خلق کہتی ہے سلامت تمام

خدا نے جو فرزند انکو دیا
ملقب جہاں میں اسامنہ ہوا

جو شالخ سے عابر کو پیدا کیا
کیا انکو فرزند فالغ عطا

کیا انسے شالخ کو دہر میں
خدا نے کرم ہر اک شہر میں

خدا نے جو احسان اپنا کیا
براہیم کو انسے پیدا کیا

پہر انکے پسر دین کے بادشاہ
نبی کرم ذبیح اللہ

یہ ثابت ہے نابت تہے انکے پسر
اور انسے سلامان تہے جلوہ گر

یکے بعد دیگر ہویدا ہوئے
تا آسمان عالم آرا ہوئے

دیا انکو فرزند عالمیت تام
کہ تہا عذر کہ جنکا مشہور نام

نضر سے ہوا مالک فی حتم
اور انسے نضر کو کیا محترم

لوی انکی بیٹے پہ کعب کے
عدی اور نشت انکے پیدا ہوئے

کہ ذات خدا ہے جہاں ہے قدیم
ہوئی اسکے تو صفات عظیم

انہیں کے سبب سے ہوا جو ہوا
طفیل انکے ہوگا جو ہوگا سدا

پس چند مدت بنا اک گہر
گہر سے کیا پانیکو جلوہ گر

وہی جہاگ پہر جم گئی ہر کہیں
بنی یک شئی نام جسکا زمیں

پس مدت بعید وہی شمار
اسی خاک سے حق نے با صدوقار

بنا آدمی خازن اسرار کا
کرم کیا جملہ ابرار کا

نبوت کا خلعت عنایت کیا
سرفراز اعزاز و عظمت کیا

انوش انکی فرزند والا تبار
ہوئی عالم افروز لیل و نہار

جو انکی پسر کا ہے نہ دے قلم
تو ہوئیل سے پہر ہوا مہلا رقم

پسر انکا جو نیک انجام تہا
متوشلح دہر میں نام تہا

کیا نوح کو حق نے انکا پسر
رہی عمر بہر قوم کے راہبر

پہر ارفخشد و شالخ باخبر
کہ اول یہ سب تہے عم ہیں پسر

ہوئی انسے ارغو تا آسماں
تہی نام اور تارخ کا داں

دل افروز ناخور انکے ہوئے
کہ تارخ جگر بند جنکے ہوئے

ہوا فضل یہ خاص رب جلیل
کیا انکو ارشاد اپنا خلیل

خلف انکی قیدار پیدا ہوئے
حمل پہر نبت بخش دنیا ہوئے

ہمیسع و اود و ادد عدنان نام
معد و نزار و مضر لا کلام

پہر الیاس کو حق نے ظاہر کیا
نبوت کی بعد وہ دنیا پہر کیا

ہوئی نشت در نشت فخر جہاں
خزیمہ کنانہ نضر بیگماں

پہر انسے جو غالب ہوئے جلوہ گر
کیا حق نے ہر طور سے نامور

انکو رد نکو نام نیکو صلاح
عدی سے ہوئے رونق افزا رواج

Marfat.com

قرہ انکے فرزند فرخندہ جاہ
ہوا عبد عزیز کا انسے ظہور
ازاں بعد با شوکت کر و فر
دکہایا جو دین خدا کا جلال
صفت انکی دُرہ کی کیا ہو بیاں
ہوئی انکے فرزند عبد اللہ
براہیم انسے ہویدا ہوئے
ہر اک انمیں واعظ برابر ہی
تولد ہوئے اُنسے مثل قمر
سپہر سعادت کے بدر منیر
جگر بند انکے ہوئے مقتدا
شعیب انکے فرزند والا گہر
پہر اسحاق خورشید جیسا کہ
سرور دل جانِ نظر
پسر کا ابھی نام موقش گیر
رقم کر تو نام انکے فرزند کا
پسر انکو حق نے دیا رشک ماہ
شہ کشور دین جو فرزند وے
پسر انکی آگاہ راز صمد
سراپا تہے مانند خورشید نور
رسولوں سے جو کام حق نے لیا

ولد انکے جگر بند عبد اللہ
ادا اس نے تفضیل سراپا شعور
ہوئی عالم افروز حضرت عمرؓ
سر لات و عزیٰ کیا پائمال
لرزتے تہی شاہانِ کشورستاں
جہانِ شریعت حقیقت بنا
پہر اسحاق عالم میں پیدا ہوئے
ملقب اکبر یہ اصغر ہے
سُلیمان نامی گرامی پسر
شہاب الدین پیدا ہوئے پہر نصیر
ہوئی دہر میں یوسف نیک لقا
حمید صفات و فرشتہ سیر
ملا عالم زہد و تقوے سے جو کہ
کیا حق نے یوسف کو احمد پسر
اگر دین سے پہلے تہے بے نظیر
امام رفیع الدین کو ملا
سراپا سعادت حبیب اللہ
ہوئی نور بخش نظر عبد حی
ستودہ سیر شیخ عبد الاحد
مجدد ہیں مشہور تہے نیک دو
دہی تہا سپہر انکی تجدید کا

ولد انکے ذیجاہ و ذی احتشام
پہر اُنسے وہ پیدا ہوئے لا کلام
شجاع عدو بند کشور کشا
قوی دین حق انکی شمشیر سے
کہا کرتے تہے ان کو خیر البشر
عنایت کیا حق نے انکو پسر
ہوئی جلوہ گر بہر عبد اللہ
جو تہے واعظ اصغر نیک روز
ہوا پہر جو منظور اللہ کو
جو لکہے اسی طرح نقط شہاب
ہوئی شیخ احمد جو انسے عیاں
ہوئی بخت دل انکے عبد اللہ
پسر انکے عبد اللہ پاک ذات
خدا نے جو احسان انپہ کیا
ہوئی جانشیں انکی لائق پسر
یہ بانی سر منبر یا لا کلام
بڑا افضل خلق ذو اسنا کیا
کری زین سے ختم گر عابدین
جگر بند انکی شہ عارفاں
ملا ہی کسیکو نہ یہ مرتبہ
کمال انکی نوبت دیا ہے انہیں

رباح پسندیدہ روزگار
کہ مشہور جنکا تہا خطاب نام
جہانِ خلافت کے فرماں روا
تحریر میں کفار زدہ بیر سے
اگر میں نہ ہوتا تو ہوتے عمرؓ
سلے بہ ناصر حقیقت نگر
یکی اب وہ نور بخش نگاہ
ہوئی انسے مسعود عالم فروز
کیا خلق محمود ذیجاہ کو
پسر کا ہوا نام اسید شتاب
بنا عالم نور سارا جہاں
بڑی اہل تقوے سے بڑہ کر دین پناہ
حمید خصال ستودہ صفات
سُلیمان کو انسے پیدا کیا
فلک تب ہوا نور والا گہر
انہیں سے ہوئے شہر نامی امام
کہ انسے محمد کو پیدا کیا
عیاں ہم فرزند جو با تمیز
جناب احمد پیشوای جہاں
جنکو کیا ہی خدا نے عطا
کمال رسالت ظاہر ہوا نہیں

مقامات جتنے ہیں انکو ملے
ولی تو نہیں ایسا ہوا کون ہے
یہ نائب اولوالعزم تھے حضرت میں
وہ احمد رسول حبیب خدا
وہ مہتاب آفتاب شاہ دیں
جدھر دیکھو انسان اہل بصر
مکانات سب مثل ایوان خلد
یہ انوار سب فیض حضرت کے ہیں
بہت انکے پیر ہیں شاہر ہیں
جو انکو ملا ایزد پاک سے
خصوصاً وہ روضہ کہ تمام مقام
وہ قبہ ہی یا بقعۂ نور ہے
ملک طرف ہر ہر سب شرف
الٰہی تو کر کوئی ایسا سبب
زیارت سے اس تربت پاک کی
نہ باقی تمنا نہ حسرت رہے
تو مقبول فرما میری یہ دعا
شرف بخش شاہ پیر کمال
دیا انکو خالق نے نور نگاہ
شریعت طریقت میں یکتا رہے
نہیں اب کوئی انکے ہم پایا

کسیکے بھی اتنے نہ ثابت ہوئے
مجدد ہزاری بنا کون ہے
ملی یہ مقام ہدایت کسے ہیں
یہ احمد ولیوں کے ہیں پیشوا
یہ مہتاب ہند ہیں بالیقین
عجب عالم آتے نظر کو نظر
گلی کوچے رشک خیابان خلد
شہنشاہ ملک ولایت کے ہیں
یہ ہیں سید الطائفہ و ہر یہاں
وہ باہر ہے امکان ادراک سے
فدا دل و جان سے تصدق نگاہ
وہ تربت تو نور علی نور ہے
ادب سے کھڑی رہتی ہیں ہر طرف
کہ پھر دیکھوں جاکر وہ جائے ادب
کروں میں خوشی جان غمناک کی
نہ پروا ہے بیم قیامت رہے
طفیل مجدد ہے اولیا
پسر انکے یعقوب و سیف جمال
سراپا مقدس ولی الٰہ
ضیاء النبی شاہ فیروز پیر
محمد ولی النبی سے سوا

ولایت کا رتبہ ہر ایک کو دیا
بیاں کوئی کیا انکا رتبہ کرے
ہیں سلطان قریشی نبی الوریٰ
وہ احمد جناب رسالت مآب
زہے شہر سرہند رشک بہشت ہے
کھلے دل یہاں کا نیا طور ہے
چمن روح پر فضا دل کشا
برستا یہاں نور شب روز ہے
علوم حقیقت میں فنا ہی در
کوئی انکے رتبے کو کیا پا سکے
تجلی غیر اصوات طور ہے
نظر آتی ہے شان قدرت یہاں
کبھی یاد آتے ہیں شام و سحر
جگر سے لگاؤں روضہ پاک کو
دکھا دے جو وہ قصر گردوں محل
اگر تجکو یارب ہو منظور یہ
پسر انکے حضرت محمد سعید
پدر کی طرح ہیں فضیلت مآب
پسر کا ہو نام انکی اسد عیاں
شرف بخش پیر جوان جیسی
کریم و رحیم و حلیم و ولی

کمال اولوالعزم انکو ملا
جو انسان ہو وہی کیا کر سکے
یہ شیخ القریشی ولی خدا
یہ احمد جناب ولایت مآب
ہوا رشک بو خاک عنبر سرشت
زمیں اور ہے آسمان اور ہی
ہوا میں دم عیسوی کا اثر
جو ذرہ ہے وہ رشک طور ہے
شریعت طریقت میں یکتا ہی دہر
ادھر وہم انساں کہاں جا سکے
جو قبہ ہے وہ قبہ نور ہے
فلک سے برستی ہے رحمت یہاں
وہ روضہ وہ مسجد وہ دیوار و در
کروں سرمہ چشم دل خاک کو
دل و جان کے ارماں ہیں یہ محل
تیری فضل سے کچھ نہیں ہے بعید
شہ اولیا مخزن علم دین
ہوئے عصمت اللہ عالی جناب
عنایت ہے اور فیض انکا ہے
شہ ملک عرفاں حبیب النبی
محمد صدیق ہیں جان اور دل

Marfat.com

ولی خدا و ولیٔ نبی	جناب محمد ولی النبی	کروں انکی تعریف کیا یا قلم	نہ طاقت زباں میں نہ زور قلم
جو واقف ہیں وہ در بیں احمد حسینی	ولایت کے قائل ہیں انکی سبھی	غلامی سے انکی حاصل ہوئی	اوسی عمر ری دیا انکی ملی
خلیل النبی انکے نور نظر	طریقت شناسا حقیقت نگر	حسیب النبی ہے دُرِ ثمین	سحر ر دل و جان وعظ چمن
	بحق جناب ولی النبی	مرادیں ہوں حاصل سب آغاز کی	

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

الٰہی بحق رسول امیں	طفیل بزرگانِ اصحابِ دیں	محبت تو اپنی عطا کر مجھے	چھڑا سب سے اپنا بنا کر مجھے
نہیں مجھ میں سیم و درم کی مجھے	تمنا ہے تیری کرم کی مجھے	گناہوں سے اپنے پشیماں ہوں میں	ندامت سے سر در گریباں ہوں میں
سراپا ہوں آلودہ عصیان سے	مجھے بخشدے اپنے احسان سے	سیہ کاریوں کو تو افشا نہ کر	مجھے روز قیامت کے رسوا نہ کر
تری ذات غفار و ستار ہے	مرا نفس سرکش ہے بدکار ہے	بری رہبری رہِ ناصواب	ہلاکو شیطان خانہ خراب
اُسیکا نہ یہ ہم دمساز ہے	وہی اسکا مونس ہے ہمراز ہے	اُسیکے ہے کہنی میں سایل و نہار	وہی اسکا ہمدم وہی غمگسار
کرم سے تو کر ایسا ذکر و فکر	وہ توفیق دے جس سے ہو تیرا شکر	ہو عالم وحدت کا دادا کی	رہِ حق پرستی کی کہلادی
کرو ترک دنیا کے لہو و لعب	عبادت میں تیری رہوں روز و شب	تجھے اپنا خالق سمجھتا رہے	تجھی پر دل و جان شیدا رہے
نہ ہو بے وفا اور الاعتنائی کرے	ہمیشہ یہ ظاہر غلامی کرے	سمجھکر تجھے خاص بندہ نواز	جھکا دے سر آگے فرق نیاز
نہ جانے کسیکو یہ دمساز دل	تجھی سے کہے جو کہے راز دل	میں محتاج ہوں تو ہی حاجت روا	سوا تیرے کس سے کروں التجا
کیا تو نے پیدا عدم سے مجھے	دیا تو نے ایماں کرم سے مجھے	ترا فضل تو نے یہ پایا کیا	محمد کی اُمت میں پیدا کیا
کیا دین اسلام سے بہرہ ور	دیا مجھکو ایمان قرآن پر	عنایت کی کس سے سحر گاہ و شام	بزرگان دیں کا بنایا غلام
میں ہوں معتقد انکی ہدایت کا	ولایت کا کشف و کرامات کا	تری بخششوں کی نہایت نہیں	کمال عنایت کی غایت نہیں
ادا میں کروں شکر تیرا محال	مری کیا حقیقت ہے کیا ہے مجال	یہی اب ہے یارب مری التجا	یہی آرزو ہے یہی مدعا
کہ دنیا میں جبتک ہیں دم میں ہوں	ترا تابع حکم بندہ رہوں	خوشی میں ہوں یا غم کسی حال میں	نہ بھولوں تجھے میں کسی حال میں
دم مرگ ہو فضل سے پیش کر	مرا خاتمہ ہووے ایمان پر	غلام شہ انبیاء جان کر	محمد اکبر آسان کر

Marfat.com

فشار لحد ہو مگر اسطرح
ہم آغوش گل ہو صبا جس طرح
مری آل کو خرم و شاد رکھ
ہمیشہ یہ چرخ آباد رکھ
تہ گور ہیں تیرے انعام سے
رہوں حشر تک عیش و آرام سے
اٹھیں خفتگان اجل خواب سے
پریشان ہوں داغ بیتاب سے
جگہ دے تہِ عرش اعظم مجھے
عنایت ہو ظل کرم مجھے
عملنامہ دے داہنے ہاتھ میں
کھڑا ہوں میں ابر رحمت سایہ میں
شفاعت کر اپنی نبی کی نصیب
جو ہیں دونوں عالم میں تیرے حبیب
طفیل انکے دے قصر جنت مجھے

مری والدین مری اقربا
رہ دین حق پر ہیں مستقیم
شفاعت سے تیری حبیب صحیح
سوا نیزہ پر آئے جب آفتاب
دکھائی اگر تشنہ جانی اثر
پھر اسوقت حوض آ مری کردگار
شفیع امم پیشوائے امام
دکھا جلوہ خاص رحمت مجھے

رہیں دونوں عالم میں ...
شیطان گمراہ کی ...
قیامت کا غوغا ...
تمازت سے ...
پھر آب کوثر سے ...
حسابا یسیرا کا ...
جناب محمد علیہ السلام

تمت

قطعۂ تاریخ رسالہ ہذا عالیجناب مولوی محمد کریم اللہ خاں صاحب خوشنویس رامپوری

رسالہ در زبانِ فارسیہ
مصنف شیخ بدر الدین ماہر
ز حالِ خاندانِ نقشبندان
مفصل بود ز اول تا بآخر
چو اعزاز الدین احمد کرد اردو
پی نفعِ خلایق گشت ناظر
نسب نامہ مجدد الف ثانی
مع شجرہ وهم جملہ مظاہر
کریم از بہر لفظ دان تاریخ
وصال احمدی فضل جواہر
۱۶ ۱۲ھ

مطبوعہ: ندرت پرنٹرز - لاہور

Marfat.com

مشائخ نقشبندیہ مجددیہ کا بے مثال تذکرہ

حضرات القُدُس

- کتاب مذکور کے مصنف خواجہ بدرالدین سرہندی علیہ الرحمۃ امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے اجل خلفاء میں سے ہیں۔ آپ نے حضرت امام ربانی کی خدمت میں سترہ سال رہ کر تعلیم و تربیت حاصل کی۔ اپنے زمانہ کے ممتاز علماء اور مصنفین میں آپ کا شمار ہوتا ہے
- اس کتاب میں مصنف علیہ الرحمۃ نے خلفاء اربعہ (حضرت صدیق، فاروق، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم) سے لے کر امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد امجاد اور آپ کے خلفاء تک سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے تمام اولیائے کرام کے مفصل حالات نہایت تحقیق سے قلمبند فرمائے ہیں۔
- مشائخ نقشبندیہ مجددیہ کے حالات پر آج تک جو کتابیں لکھی گئی ہیں ان میں یہ کتاب بڑی جامع اور مستند ہونے کی وجہ سے سب سے بلند درجہ رکھتی ہے اس لیے اس کا ترجمہ آسان اردو میں کرایا گیا ہے تاکہ ہر اردو خواں اس سے بخوبی فائدہ اٹھا سکے۔
- اولیائے نقشبندیہ مجددیہ کے حالات، کرامات اور ارشادات سے روحانی فیض حاصل کرنے کے لیے اس کتاب کا مطالعہ ضرور کیجیے۔

قیمت۔

مکتبہ نعمانیہ۔ اقبال روڈ سیالکوٹ

Marfat.com